﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 14 | جمعۃ المبارک 07 ستمبر 2007ء | 25 شعبان 1428 ہجری قمری — 07 تبوک 1386 ہجری شمسی | شمارہ 36

تقویٰ اور صبر

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے قریب بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے اسے فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور صبر کر۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب قول الرجل للمرء ة حدیث نمبر 1174)

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس میں اور غیر میں تقویٰ کا ہی فرق ہے۔ جب تک حقیقی طور پر سچے عابد بنے رہیں گے اللہ کی تائید کے نظارے دیکھتے چلے جائیں گے۔

خلافت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے جو اس کے ساتھ منسلک رہے گا وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہے گا۔

صد سالہ خلافت جوبلی منصوبہ کے روحانی پروگرام کے تحت پڑھی جانے والی دعاؤں کی قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے پُر معارف تشریحات اور احباب کو ان دعاؤں کو پوری توجہ اور انہماک سے پڑھنے کی تاکیدی نصیحت۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2007ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب)

جلسہ کے آخری روز مختلف علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر۔ دوران سال وفات یافتگان کے لئے دعائے مغفرت۔ تعلیمی ایوارڈ ز کی تقسیم۔

عالمی بیعت کی مبارک تقریب میں 106 ممالک کی 356 قوموں کے 2 لاکھ 61 ہزار 969 افراد شامل ہوئے۔

مختلف ملکی و غیر ملکی معزز مہمانوں نے اپنے خطابات میں جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔

(رپورٹ مرتبہ: نسیم احمد باجوہ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ یوکے)

تیسرا دن 29 جولائی 2007ء بروز اتوار:

جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری دن کا پہلا اجلاس مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی زیر صدارت ٹھیک دس بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قاری نواب احمد صاحب آف قادیان نے کی اور مکرم داؤد احمد صاحب ناصر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎ ’’خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اِک عالَم دکھاتی ہے‘‘ پیش کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب مبلغ انچارج آئرلینڈ کی تھی جو انگریزی زبان میں تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا ’’آنحضرت ﷺ کی آخری زمانہ کے بارہ میں پیشگوئیاں‘‘۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پیشگوئیاں نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی آنحضور ﷺ کے خدا کے سچا نبی ہونے کا ایک زندہ جاوید نشان ہیں۔ آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں آئندہ زمانہ سے متعلق آنحضور ﷺ کی مختلف پیشگوئیاں مثالوں کے ساتھ بیان فرمائیں۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے ’’احمدیت کے حق میں نصرت الٰہی کے نظارے‘‘ کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا ایک بیج تھا جو بڑھتا گیا اور ایک تناور درخت بن چکا ہے جس کی شاخیں 189 ممالک میں پھیل چکی ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ مخالفین نے اس پودے کو اکھاڑنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ ان کی نسلیں ختم ہوئیں لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا ہمیشہ پورا ہوا۔ آپ نے مختلف مخالفین کی زندگی سے مثالیں دے کر بیان کیا کہ کس طرح مخالفین احمدیت خدائی وعدہ کے تحت ذلت کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ پر پابندی لگائی گئی، لٹریچر پر پابندی لگائی گئی لیکن اللہ کی تقدیر دیکھیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت کی تبلیغ پاکستان کے ہر گھر میں پہنچ گئی ہے اور یہی نظارہ ایم ٹی اے 3 العربیہ کے ذریعہ دیکھا جا رہا ہے۔ عرب لوگ احمدیت سے روشناس ہو رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے جو الہام کیا تھا کہ ’’مَیں تیرے دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا‘‘ پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

اس تقریر کے بعد افسر صاحب جلسہ گاہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ ’’جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی‘‘ ان 44 مرحومین کے ناموں کی فہرست پڑھ کر سنائی جو برطانیہ میں گزشتہ جلسہ کے بعد کے درمیانی عرصہ میں وفات پا گئے تھے۔ آپ نے ان سب کے لئے مغفرت کی دعا کی درخواست کی۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی تھی جو انگریزی زبان میں تھی اور اس کا عنوان تھا ’’عالم اسلام کے مسائل کا حل‘‘۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں فرمایا کہ آج کے دور میں امن وسلامتی پھیلانے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کی روایات اور مذہب کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں وہ ایک کثیر الثقافتی معاشرہ ہے۔ آپ نے اسلامی دنیا کی سب سے بڑی مشکل کا ذکر فرمایا کہ بعض مسلمانوں کی غلط حرکات کی وجہ سے لوگوں کے ذہنوں میں اسلام کی ایک غلط تصویر قائم ہو چکی ہے اور وہ اسے امن کی بجائے جنگ وجدال اور نفرت کا مذہب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اسلام کی سچی تعلیم کو سمجھنے کے لئے واپس آنحضور ﷺ کے زمانے اور ان کی تعلیمات اور قرآن کریم کی ہدایات کی طرف جانا پڑے گا۔

امیر صاحب نے آنحضور ﷺ کی حجۃ الوداع کے موقع پر کی گئی تقریر کے حوالے پیش کئے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد اور رواداری کو قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی جو ہر قسم کی نفرت کو ختم کرتی ہے۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ

اگر انصاف اور سچائی سے کام لیا جائے تو سارے مسائل فوری حل کئے جاسکتے ہیں۔امیر صاحب نے صحابہ رسول ﷺ کے مختلف واقعات پیش کر کے واضح کیا کہ آج کی دنیا کے مسائل کا حل صرف انصاف کے ساتھ معاشرتی ناانصافی کو دور کرنے میں مضمر ہے۔امیر صاحب نے آخر پر فرمایا کہ مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل اتحاد (Unity) میں ہے اور بتایا کہ آج صرف جماعت احمدیہ کی خلافت ہی ہے جو تمام رنگ ونسل کے فرق مٹا کر اتحاد کا منظر پیش کرتی ہے۔

عالمی بیعت کی تقریب

دس بج کر دس منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور عالمی بیعت کی تقریب ہوئی۔ بیعت سے پہلے حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 106 ممالک کی 356 قوموں کے افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے جن کی تعداد دو لاکھ 61 ہزار 969 ہے۔ اس میں سے بعض یہاں موجود ہیں اور بعض اپنے اپنے ملک میں MTA کے ذریعہ بیعت میں شامل ہوں گے۔ حضور نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت میرے سامنے چند نومبائعین تمام نومبائعین کی نمائندگی میں موجود ہیں جو میرے ہاتھ پر براہ راست بیعت کریں گے باقی سب حاضر احباب ان سے منسلک ہو کر بیعت میں شامل ہو جائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے بیعت کے الفاظ انگریزی میں دہرائے جبکہ بارہ زبانوں کے مترجمین ان کو اپنی اپنی زبانوں میں دہراتے تھے۔اور متعلقہ زبان کے لوگ ساتھ ساتھ وہی الفاظ دہراتے جاتے تھے۔ بیعت کے بعد حضور انور اور تمام حاضرین جلسہ نے سجدہ شکر ادا کیا اور پرسوز دعائیں کیں۔اس طرح یہ ایمان افروز عالمی تقریب بیعت اختتام پذیر ہوئی۔اور حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں اور پھر حضور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ساڑھے تین بجے دوپہر مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی صدارت میں ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد بعض معزز مہمانوں نے خطابات کئے۔

مکرم مظفر چوہدری صاحب نے ایک معروف لیڈر بیرسٹر ظہور بٹ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ہونسلو کے علاقہ سے تعلق رکھنے والے پولیس سپرنٹنڈنٹ نے خطاب کیا۔برکینا فاسو کے نمائندہ اور کرغیزستان کے ایک پروفیسر، اسلام آباد سرے کے ایک کونسلر، ساؤتھ آل کے لبرل ڈیموکریٹ کے امیدوار اور دیگر معروف شخصیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔سرینام کے نائب صدر کا پیغام بھی پیش کیا گیا۔سب مقررین نے جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور خدمت انسانیت کی تعریف کی۔

چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔حضور انور کی موجودگی میں امریکن سفارت خانہ کے ایک نمائندہ، اسی طرح بشپ آف بیسنگ سٹوک (Basingstoke) نے مختصر خطابات کئے اور پھر برطانیہ کے دوسری بڑی پارٹی کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر ڈیوڈ کیمرون کا پیغام مکرم امیر صاحب نے پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے جلسہ کی کامیابی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا تھا۔

آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فیروز عالم صاحب مبلغ سلسلہ نے کی اور فلسطین کی جماعت کے ایک گروپ نے عربی قصیدہ پیش کیا جبکہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔جس کے بعد مکرم ندیم زاہد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔

تعلیمی ایوارڈز کی تقسیم

اس کے بعد تعلیمی ایوارڈز کی تقریب ہوئی۔جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل احمدی طلبہ کو ان کی اعلیٰ کارکردگی پر اپنے دست مبارک سے تعلیمی ایوارڈز دئے۔جس میں حضور انور کا دستخط شدہ قرآن مجید کا نسخہ بھی شامل تھا۔

(1) ابراہیم خان صاحب (Gcse)، (2) یاسر ونڈر مین صاحب (A-Level)، (3) افہام مرزا بیگ صاحب (A-Level)، (4) جمیل احمد بھٹی صاحب (سکاٹش ہائر)، (5) محمد وقاص احمد مانگٹ (سکاٹش ہائر)، (6) مصور شیخ احمد صاحب (اے لیول)، (7) نوید عزیز صاحب (Phd)، (8) ڈاکٹر عطاء الحبیب خالد صاحب (Phd)، (9) ڈاکٹر سہیل احمد مرزا صاحب (Phd)، (10) سید سیف احمد صاحب (MBBS)، (11) ڈاکٹر عاصم سلیم صاحب (MBBS,MRCP)، (12) ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب (FRCPH)، (13) ڈاکٹر ہمایوں نذیر احمد صاحب (MRCP)، (14) قاسم خان نیازی صاحب (Bsc Hon)، (15) حفیظ رحمٰن صاحب (MSc)، (16) ڈاکٹر داؤد احمد امین شریف صاحب (Phd)، (17) قدسی رشید صاحب (LLB)، (18) سید عبدالباری صاحب (Msc)، (19) شاہنواز خالد صاحب (GCE)، (20) اظہر وسیم صاحب (A-Level)، (21) ڈاکٹر عبداللہ شمس صاحب (Phd)، (22) نوید احمد طارق صاحب (A-Level)، (23) جلیل احمد بھٹی صاحب (سکاٹش ہائر)۔

تعلیمی اعزازات کی تقسیم کے بعد حضور انور نے پُر معارف اختتامی خطاب ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج بھی کچھ حد تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات جو آپؑ نے 1907ء کے جلسہ سالانہ میں فرمائے تھے بیان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ اللہ کا احسان ہے کہ ایک عظیم خزانہ اللہ کو پانے کے لئے جماعت کے پاس موجود ہے۔پاک دل کے ساتھ ان نصائح پر عمل کرتے چلے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس بیان فرمایا جس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سو میں بھیجا گیا ہوں تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے۔دلوں میں تقویٰ پیدا ہوا۔یہی میرے آنے کی علت غائی ہے''۔

حضور انور نے تقویٰ کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہوسکتی۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس میں اور غیر میں تقویٰ کا ہی فرق ہے۔حضور نے فرمایا کہ جن میں تقویٰ نہیں وہ اندھے ہیں اس کے لئے پاک تبدیلیاں کرنا ہوں گی۔اور فرمایا کہ جب تک حقیقی طور پر سچے عابد بنے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی تائید کے نظارے دیکھتے چلے جائیں گے۔پس جب تک ہم اس سوچ کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں گے، زبانوں کو صاف اور ذکر الٰہی سے تر رکھیں گے تب تک اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام خلافت ہے جو اس کے ساتھ منسلک رہے گا وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہے گا۔اس کے لئے اس دنیا میں اور آخرت میں بھی جنت کے سامان پیدا ہوتے رہیں گے۔اس لئے ہر احمدی پہلے سے بڑھ کر اپنی دعاؤں کے نذرانے پیش کرنے والا ہو۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے خلافت جوبلی پر پڑھی جانے والی دعاؤں کو بیان کیا جس میں سب سے پہلے سورۃ فاتحہ کے نام کی اہمیت بیان کی اور رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کا جو تعلق مسیح موعود کے دور سے ہے اس کو تفصیل سے بیان کیا۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ نے درود شریف کثرت سے پڑھنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر درود بھیجو تمہاری ترقیات اور پاکیزگی کا موجب ہوگا۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص خلوص کے ساتھ ایک دفعہ درود پڑھے گا اس کو دس نیکیاں حاصل ہوں گی۔ حضور ایدہ اللہ نے درود کی برکات کے مضمون کو بھی بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔

تیسری دعا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔اس بارہ میں حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی حدیث کے حوالہ سے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کی عظمت وبرکت کا ذکر فرمایا۔حضور نے درود شریف کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج بھی اللہ کے فضلوں اور انعاموں سے فیض اٹھانے کے لئے یہی نسخہ استعمال کرنا ہوگا اور ہمیں سچی محبت سے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا ہوگا۔

چوتھی دعا جس کے پڑھنے کی تلقین کی گئی وہ ہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران :9) حضور انور نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی ایک خواب کا ذکر فرمایا جس میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تاکید فرمائی تھی کہ یہ دعا بہت پڑھا کرو۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ دعا خلافت سے وابستہ رہنے کی بھی دعا ہے اور تکبر سے بچنے کا ذریعہ بھی ہے۔حضور نے فرمایا کہ اس تکبر نے ہی علماء کو مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے سے روکا ہوا ہے۔

پانچویں دعا رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرۃ 251) کے بارہ میں فرمایا کہ صبر کے حصول اور ثابت قدم رہنے کے لئے یہ ایک کامل دعا ہے۔

چھٹی دعا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو جب کسی قوم کی طرف سے خطرہ ہوتا تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ ہماری حالت بھی ایسی ہی ہے۔قومیں بلکہ حکومتیں ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہیں اس لئے اس دعا کا پڑھنا ان کے خطرات سے محفوظ رہنے کا بہترین ذریعہ ہے۔حضور نے فرمایا کہ دشمن کا حملہ دو طرح سے ہوتا ہے ایک سامنے سے ایک پیچھے سے۔اس میں دونوں کا ذکر ہے۔

ساتویں دعا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ کے سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ درحقیقت اس دعا میں تمام گناہوں سے بچنے کے لئے دعا ہے۔اور اس بات کی دعا کی گئی ہے کہ اے میرے ربّ مجھ سے بشریت کی کمزوریاں ظاہر نہ ہوں۔اور اس میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قوت کے ساتھ مستغفر کو فطری کمزوریوں سے بچاوے۔اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں اس طرف اشارہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ خلافت کی اس صدی کو الوداع کہنے اور نئی صدی کے استقبال کرنے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ دعاؤں کے ساتھ نئی صدی کا استقبال کریں ورنہ ہم مومنوں میں شمار نہیں ہوں گے۔

حضور انور نے آخر میں موسم اور ٹریفک کی تکالیف کا بھی ذکر فرمایا کہ اللہ کی رضا کے لئے جو تکالیف اٹھائی جائیں اللہ تعالیٰ اس کی جزا بھی دیتا ہے۔اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔اس کے بعد پُرسوز دعا کروائی اور اس جلسے کا اختتام ہوا۔دعا کے بعد کافی دیر تک نعرہ ہائے تکبیر اور درود وسلام سے فضا گونجتی رہی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کل حاضری 25128 ہے۔ ایسی بارش اور خراب موسم میں اتنی حاضری غیر معمولی ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ جرمنی سے چار ہزار سے زائد اور پاکستان سے آنے والے مہمانوں کی تعداد دو ہزار ہے۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے مستورات کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں پر جوش نعروں اور حمد وثنا اور درود وسلام پر مشتمل پاکیزہ نغمات کے ساتھ حضور کو الوداع کہا گیا۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ برطانیہ اپنی بے شمار برکات کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پذیرہ ہوا۔

خلافتِ راشدہ

(حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ۔ خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

(قسط نمبر 8)

تمکینِ دین کا نشان

چوتھی علامت خلفاء کی اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ اُن کے دینی احکام اور خیالات کو اللہ تعالیٰ دنیا میں پھیلائے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ کہ اللہ تعالیٰ اُن کے دین کو تمکین دے گا اور باوجود مخالف حالات کے اُسے دنیا میں قائم کر دے گا۔ یہ ایک زبردست ثبوت خلافتِ حقہ کی تائید میں ہے اور جب اس پر غور کیا جاتا ہے تو خلفائے راشدین کی صداقت پر خدا تعالیٰ کا یہ ایک بہت بڑا نشان نظر آتا ہے۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ایسے خاندانوں میں سے تھے جو عرب میں کوئی جتھا نہیں رکھتے تھے۔ لیکن حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ایسے خاندانوں میں سے تھے جو عرب میں جتھے رکھتے تھے۔ چنانچہ بنواُمیّہ حضرت عثمانؓ کے حق میں تھے اور بنوعباسؓ حضرت علیؓ کے حق میں اور ان دونوں کو عرب میں بڑی قوت حاصل تھی۔ جب خلافت میں تنزّل واقع ہوا اور مسلمانوں کی اکثریت میں سے ایمان اور عملِ صالح جاتا رہا تو حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد بنواُمیّہ نے مسلمانوں پر تسلط جما لیا اور یہ وہ لوگ تھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے تعلق رکھتے تھے۔ چنانچہ ان کی حکومت کے دوران میں حضرت علیؓ کی تو مذمّت کی جاتی رہی مگر حضرت عثمانؓ کی خوبیاں بیان ہوتی رہیں۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مداح اور ان کی خوبیوں کا ذکر کرنے والے اس دَور میں بہت ہی کم تھے۔ اس کے بعد حالات میں پھر تغیر پیدا ہوا اور بنواُمیّہ کی جگہ بنوعباس نے قبضہ کر لیا اور یہ وہ لوگ تھے جو اہلِ بیت سے تعلق رکھتے تھے چنانچہ ان کا تمام زور حضرت علیؓ کی تعریف اور آپ کی خوبیاں بیان کرنے پر صرف ہونے لگ گیا اور کہا جانے لگا کہ عثمانؓ بہت بُرا تھا۔ غرض بنواُمیّہ تو یہ کہتے رہے کہ علیؓ بہت بُرا تھا اور بنوعباس یہ کہتے رہے کہ عثمانؓ بہت بُرا تھا اور اس طرح کئی سَو سال تک مسلمانوں کا ایک حصہ حضرت عثمانؓ کے اوصاف شمار کرتا رہا اور ایک حصہ حضرت علیؓ کے اوصاف شمار کرتا رہا مگر باوجود اس کے کہ خلفائے اربعہ کے بعد اسلامی حکومتوں کے یہ دو دَور آئے اور دونوں ایسے تھے کہ ان میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے تعلق رکھنے والے لوگ کوئی نہ تھے پھر بھی دنیا میں جو عزت اور جو رُتبہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے فتووں اور ارشادات کو حاصل ہے وہ ان دونوں کو حاصل نہیں۔ گو ان سے اُتر کر انہیں بھی حاصل ہے اور یہ ثبوت ہے وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ کا کہ خدا نے ان کے دین کو قائم کیا اور اُن کی عزت کو لوگوں کے قلوب میں جاگزیں کیا۔ چنانچہ آج کسی مسلمان سے پوچھ لو کہ اُس کے دل میں خلفاء میں سے سب سے زیادہ کس کی عزت ہے تو وہ پہلے حضرت ابوبکرؓ کا نام لے گا پھر حضرت عمرؓ کا نام لے گا پھر حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت علیؓ کا نام لے گا حالانکہ کئی صدیاں ایسی گزری ہیں جن میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا نام لینے والا کوئی نہیں تھا اور اتنے لمبے وقفہ میں بڑے بڑے لوگوں کے نام دنیا سے مٹ جایا کرتے ہیں لیکن خدا نے اُن کے نام کو قائم رکھا اور اُن کے فتووں اور ارشادات کو وہ مقام دیا جو حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے فتووں اور ارشادات کو بھی حاصل نہیں۔ پھر بنواُمیّہ کے زمانہ میں حضرت علیؓ کو بدنام کرنے کی بڑی کوششیں کی گئیں اور بنوعباس کے زمانہ میں حضرت عثمانؓ پر بڑا لعن طعن کیا گیا مگر باوجود اس کے کہ یہ کوششیں حکومتوں کی طرف سے صادر ہوئیں اور انہوں نے اپنے اپنے زمانوں میں اُن کو بدنام کرنے اور اُن کے ناموں کو مٹانے کی بڑی کوشش کی پھر بھی یہ دونوں خلفاء دُھلے دُھلائے نکل آئے اور خدا نے تمام عالمِ اسلامی میں ان کی عزت و توقیر کو قائم کر دیا۔

خوف کو امن سے بدلنے کی پیشگوئی

پانچویں علامت اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا کہ وہ اُن کے خوف کے بعد اُن کے خوف کی حالت کو اَمن سے بدل دیتا ہے۔ بعض لوگ اِس کے یہ معنی کرتے ہیں کہ وہ ہر تخویف سے محفوظ رہتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو چونکہ خلافت کے بعد خوف پیش آیا اور دشمنوں نے انہیں شہید کر دیا اس لئے حضرت ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کو خلیفۂ راشد تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے بھی اس بات پر بڑا زور دیا ہے اور لکھا ہے کہ اصل خلیفہ صرف حضرت ابوبکرؓ تھے۔ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی خلافت آیت استخلاف کے ماتحت نہیں آتی۔

سو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ غلطی لوگوں کو صرف اس لئے لگی ہے کہ وہ قرآنی الفاظ پر غور نہیں کرتے۔ بیشک خوف کا امن سے بدل جانا بھی بڑی نعمت ہے لیکن اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ الْخَوْفِ اَمْنًا کہ جو بھی خوف پیدا ہوگا اُسے امن سے بدل دیا جائے گا بلکہ فرمایا وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا وہ جو خوف اُن کے دل میں پیدا ہوگا اور جس چیز سے وہ ڈریں گے اللہ تعالیٰ اُسے دُور کر دے گا اور اُس کی جگہ امن پیدا کر دے گا۔ پس وعدہ یہ نہیں کہ زید اور بکر کے نزدیک جو بھی ڈرنے والی بات ہو وہ خلفاء کو پیش نہیں آئے گی بلکہ وعدہ یہ ہے کہ جس چیز سے وہ ڈریں گے اللہ تعالیٰ اُسے ضرور دُور کر دے گا اور اُن کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ مثال کے طور پر یوں سمجھ لو کہ سانپ بظاہر ایک بڑی خوفناک چیز ہے مگر کئی لوگ ہیں جو سانپ اپنے ہاتھ میں پکڑ لیتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے سانپ کا خوف کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اسی طرح فقر ایک بڑی خوف والی چیز ہے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ اَب اگر کسی کے ذہن میں یہ بات ہو کہ کھانے کے لئے اگر ایک وقت کی روٹی بھی نہ ملے تو یہ بڑی ذلّت کی بات ہوتی ہے تو کیا اُس کے اِس خیال کی وجہ سے ہم یہ مان لیں گے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ذلت ہوئی۔ جو شخص فقر کو اپنی عزت کا موجب سمجھتا ہے، جو شخص چیتھڑوں کو قیمتی لباس سے زیادہ بہتر سمجھتا ہے اور جو شخص دُنیوی مال و متاع کو نجاست کی مانند حقیر سمجھتا ہے اُس کے لئے فقر کا خوف بالکل بے معنی ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ الْخَوْفِ اَمْنًا بلکہ فرمایا ہے وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا کہ کوئی ایسی خوف والی بات پیدا نہیں ہوگی جس سے وہ ڈرتے ہوں گے۔ اس فرق کو مدنظر رکھ کر دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ خلفاء پر کوئی ایسی مصیبت نہیں آئی جس سے انہوں نے خوف کھایا ہو اور اگر آئی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے امن سے بدل دیا۔

حضرت عمرؓ کو اپنی شہادت سے کوئی خوف نہیں تھا

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ مگر جب واقعات کو دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس شہادت سے کوئی خوف نہیں تھا بلکہ وہ متواتر دعائیں کیا کرتے تھے کہ یا اللہ مجھے شہادت نصیب کر اور شہید بھی مجھے مدینہ میں کر۔ پس وہ شخص جس نے اپنی ساری عمر یہ دعائیں کرتے ہوئے گذار دی ہو کہ یا اللہ! مجھے مدینہ میں شہادت دے، وہ اگر شہید ہو جائے تو ہم یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اُس پر ایک خوفناک وقت آیا مگر وہ امن سے نہ بدلا گیا۔ بیشک اگر حضرت عمرؓ شہادت سے ڈرتے اور پھر وہ شہید ہو جاتے تو کہا جا سکتا تھا کہ اُن کے خوف کو خدا تعالیٰ نے امن سے نہ بدلا مگر وہ تو دعائیں کرتے تھے کہ یا اللہ! مجھے مدینہ میں شہادت دے۔ پس اُن کی شہادت سے یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ وہ شہادت سے ڈرتے بھی تھے۔ اور جب وہ شہادت سے نہیں ڈرتے تھے بلکہ اس کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے قبول کر لیا تو معلوم ہوا کہ اس آیت کے ماتحت اُن پر کوئی ایسا خوف نہیں آیا جو اُن کے دل نے محسوس کیا ہو اور اس آیت میں جیسا کہ مَیں بیان کر چکا ہوں یہی ذکر ہے کہ خلفاء جس بات سے ڈرتے ہوں گے وہ کبھی وقوع پذیر نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اُن کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ مگر جب وہ ایک بات سے ڈرتے ہی نہ ہوں بلکہ اُسے اپنی عزت اور بلندی درجات کا موجب سمجھتے ہوں تو اُسے خوف کہنا اور پھر یہ کہنا کہ اسے امن سے کیوں نہ بدل دیا گیا بے معنی بات ہے۔ مَیں نے تو جب حضرت عمرؓ کی اس دعا کو پڑھا تو مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ اس کا بظاہر یہ مطلب تھا کہ دشمن مدینہ پر حملہ کرے اور اس کا حملہ اتنی شدت سے ہو کہ تمام مسلمان تباہ ہو جائیں پھر وہ خلیفۂ وقت تک پہنچے اور اُسے بھی شہید کر دے مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی دعا کو قبول کرتے ہوئے ایسے سامان کر دیئے کہ بجائے اس کے کہ مدینہ پر کوئی بیرونی لشکر حملہ آور ہوتا اندر سے ہی ایک خبیث اُٹھا اور اس نے خنجر سے حضرت عمرؓ کو شہید کر دیا۔

حضرت عثمانؓ نے بھی کوئی خوف محسوس نہیں کیا

پھر حضرت عثمانؓ کے ساتھ جو واقعات پیش آئے اُن سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اِن باتوں سے کبھی خائف نہیں ہوئے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ جب باغیوں نے مدینہ پر قبضہ کر لیا تو وہ نماز سے پہلے تمام مسجد میں پھیل جاتے اور اہلِ مدینہ کو ایک دوسرے سے جُدا جُدا رکھتے تاکہ وہ اکٹھے ہو کر ان کا مقابلہ نہ کر سکیں مگر باوجود اس شورش اور فتنہ انگیزی اور فساد کے حضرت عثمانؓ نماز پڑھانے کے لئے اکیلے مسجد میں تشریف لاتے اور ذرا بھی خوف محسوس نہ کرتے اور اُس وقت تک برابر آتے رہے جب تک لوگوں نے آپ کو منع نہ کر دیا۔ جب فتنہ بہت بڑھ گیا اور حضرت عثمانؓ کے گھر پر مفسدوں نے حملہ کر دیا تو بجائے اس کے کہ آپ صحابہؓ کا اپنے مکان کے اردگرد پہرہ لگواتے آپ نے انہیں قسم دے کر کہا کہ وہ آپ کی حفاظت کر کے اپنی جانوں کو خطرہ میں نہ ڈالیں اور اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں۔ کیا شہادت سے ڈرنے والا آدمی بھی ایسا ہی کیا کرتا ہے اور وہ لوگوں سے کہا کرتا ہے کہ میرا فکر نہ کرو بلکہ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔

پھر اس بات کا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان واقعات سے کچھ بھی خائف نہیں تھے ایک اور زبردست ثبوت یہ ہے کہ اس فتنہ کے دوران میں ایک دفعہ حضرت معاویہؓ حج کے لئے آئے جب وہ شام کو واپس جانے لگے تو مدینہ میں وہ حضرت عثمانؓ سے ملے اور عرض کیا کہ آپ میرے ساتھ شام میں چلیں وہاں آپ تمام فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ معاویہؓ! میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اگر آپ کو یہ بات منظور نہیں تو میں شامی سپاہیوں کا ایک لشکر آپ کی حفاظت کے لئے بھیج دیتا ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا مَیں اپنی حفاظت کے لئے ایک لشکر رکھ کر مسلمانوں کے رزق میں کمی کرنا نہیں چاہتا۔ حضرت معاویہؓ نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! لوگ آپ کو دھوکا سے قتل کر دیں گے یا ممکن ہے آپ کے خلاف وہ برسرِ جنگ ہو جائیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا مجھے اِس کی پروا نہیں میرے لئے میرا خدا کافی ہے۔ آخر انہوں نے کہا اگر آپ اور کچھ منظور نہیں کرتے تو اتنا ہی کریں کہ شرارتی لوگوں کو بعض اکابر صحابہؓ کے متعلق گھمنڈ ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ آپ کے بعد وہ کام سنبھال لیں گے۔ چنانچہ وہ اُن کا نام لے لے کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں آپ ان سب کو مدینہ سے رخصت کر دیں اور بیرونی ملکوں میں پھیلا دیں اس سے شریروں کے ارادے پست ہو جائیں گے اور وہ خیال کریں گے کہ آپ سے تعرّض کر کے انہوں نے کیا لینا ہے جب کہ مدینہ میں کوئی اور کام کو سنبھالنے والا ہی نہیں۔ مگر حضرت عثمانؓ نے یہ بات بھی نہ مانی اور کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا ہے مَیں انہیں جلا وطن کر دوں۔ حضرت معاویہؓ یہ سن کر رو پڑے اور

انہوں نے عرض کیا اگر آپ اور کچھ نہیں کرتے تو اتنا ہی اعلان کر دیں کہ میرے خون کا بدلہ معاویہؓ لے گا۔ آپ نے فرمایا معاویہؓ! تمہاری طبیعت تیز ہے میں ڈرتا ہوں کہ مسلمانوں پر تم کہیں سختی نہ کرو اس لئے مَیں یہ اعلان بھی نہیں کر سکتا۔ اب کہنے کو تو یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عثمانؓ دل کے کمزور تھے مگر تم خود ہی بتاؤ کہ اس قسم کی جرأت کتنے لوگ دکھا سکتے ہیں اور کیا ان واقعات کے ہوتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ اُن کے دل میں کچھ بھی خوف تھا۔ اگر خوف ہوتا تو وہ کہتے کہ تم اپنی فوج کا ایک دستہ میری حفاظت کے لئے بھجوا دو۔ انہیں تنخواہیں میں دلا دوں گا اور اگر خوف ہوتا تو آپ اعلان کر دیتے کہ اگر مجھ پر کسی نے ہاتھ اٹھایا تو وہ سن لے کہ میرا بدلہ معاویہؓ لے گا۔ مگر آپ نے سوائے اِس کے کوئی جواب نہ دیا کہ معاویہؓ! تمہاری طبیعت تیز ہے میں ڈرتا ہوں کہ اگر مَیں نے تم کو یہ اختیار دے دیا تو تم مسلمانوں پر سختی کرو گے۔

پھر جب آخر میں دشمنوں نے دیوار پھاند کر آپ پر حملہ کیا تو بغیر کسی ڈر اور خوف کے اظہار کے آپ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ کا ایک بیٹا (اللہ تعالیٰ اُس پر رحم کرے) آگے بڑھا اور اُس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھی پکڑ کر اُسے زور سے جھٹکا دیا۔ حضرت عثمانؓ نے اُس کی طرف آنکھ اٹھائی اور فرمایا میرے بھائی کے بیٹے! اگر تیرا باپ اس وقت ہوتا تو تو کبھی ایسا نہ کرتا۔ یہ سنتے ہی اس کا سر سے لے کر پَیر تک جسم کانپ گیا اور وہ شرمندہ ہو کر واپس لوٹ گیا۔ اس کے بعد ایک اور شخص آگے بڑھا اور اس نے ایک لوہے کی سیخ حضرت عثمانؓ کے سر پر ماری اور پھر آپ کے سامنے جو قرآن پڑا ہوا تھا اُسے اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے الگ پھینک دیا۔ وہ ہٹا تو ایک اور شخص آگے آ گیا اور اس نے تلوار سے آپ کو شہید کر دیا۔ ان واقعات کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان واقعات سے خائف تھے اور جب وہ ان واقعات سے خائف ہی نہ تھے تو مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کے خلاف یہ واقعات کیونکر ہو گئے۔ یہ لوگ تو اگر کسی امر سے خائف تھے تو اس سے کہ اسلام کی روشنی میں فرق نہ آئے۔ سو باوجود ان واقعات کے وہی بات آخر قائم ہوئی جسے یہ لوگ قائم کرنا چاہتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے خوف کو امن سے بدل دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت

یہی حال حضرت علیؓ کا ہے۔ اُن کے دل کا خوف بھی صرف صداقت اور روحانیت کی اشاعت کے بارہ میں تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس خوف کو امن سے بدل دیا۔ یہ ڈر نہیں تھا کہ لوگ میرے ساتھ کیا سلوک کریں

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

گے۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ حضرت معاویہؓ کا لشکر بعض دفعہ حضرت علیؓ کے لشکر سے کئی کئی گنا زیادہ ہوتا تھا آپ اس کی ذرا بھی پروا نہیں کرتے تھے اور یہی فرماتے تھے کہ جو کچھ قرآن کہتا ہے وہی مانوں گا اس کے خلاف میں کوئی بات تسلیم نہیں کر سکتا۔

اگر محض لوگوں کی مخالفت کو ہی خوفناک امر قرار دے دیا جائے تب تو ماننا پڑے گا کہ انبیاء (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ) ہمیشہ لوگوں سے ڈرتے رہے کیونکہ جتنی مخالفت لوگ ان کی کرتے ہیں اتنی مخالفت اور کسی کی نہیں کرتے۔ بہرحال دنیا کی مخالفت کوئی حقیقت نہیں رکھتی اور نہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ وَلَيُبَدِّ لَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ الْخَوْفِ اَمْنًا بلکہ فرمایا ہے وَلَيُبَدِّ لَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی جس چیز سے وہ ڈرتے ہوں گے اسے اللہ تعالیٰ دور کر دے گا اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا اور جیسا کہ میں بتا چکا ہوں وہ صرف اس بات سے ڈرتے تھے کہ اُمت محمدیہ میں گمراہی اور ضلالت نہ آ جائے۔ سو اُمتِ محمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ان کی اس توجہ اور دعا کی برکت سے بحیثیت مجموعی ضلالت سے محفوظ رکھا اور اہل السنّت والجماعت کا مذہب ہی دنیا کے کثیر حصہ پر ہمیشہ غالب رہا۔

اللہ تعالیٰ اپنے خلفاء کو عام خوف سے بھی محفوظ رکھتا ہے

میں نے اس آیت کے جو معنی کئے ہیں کہ اس جگہ خوف سے مراد عام خوف نہیں بلکہ وہ خوف ہے جسے خلفاء کا دل محسوس کرتا ہو اس کا یہ مطلب نہیں کہ انہیں عام خوف ضرور ہوتا ہے بلکہ عام خوف بھی اللہ تعالیٰ اُن سے دور ہی رکھتا ہے سوائے اس کے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی مصلحت ہو۔ جیسے حضرت علیؓ کے زمانہ میں جب خوف پیدا ہوا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ عام مسلمانوں کی حالت ایسی ہو چکی تھی کہ اب وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خلافت کے انعام کے مستحق نہیں رہے تھے۔ پس میرا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عام خوفوں سے محفوظ نہیں رکھتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اصل وعدہ اس آیت میں اسی خوف کے متعلق ہے جس کو وہ خوف قرار دیں اور وہ بجائے کسی اور بات کے ہمیشہ اس ایک بات سے ہی ڈرتے تھے کہ اُمتِ محمدیہؐ میں گمراہی اور ضلالت نہ آ جائے۔ سو خدا کے فضل سے اُمتِ محمدیہ ایسی ضلالت سے محفوظ رہی اور باوجود بڑے بڑے فتنوں کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی وفات کے بعد اس کی ہدایت کے سامان ہوتے رہے۔ اور اصل معجزہ یہی ہوتا ہے کہ کسی کی وفات کے بعد بھی اس کی خواہشات پوری ہوتی رہیں۔ زندگی میں اگر کسی کی خواہشیں پوری ہوں تو کہا جا سکتا ہے کہ اس نے تدبیروں سے کام لے لیا تھا مگر جس کی زندگی ختم ہو جائے اور پھر بھی اس کی خواہشیں پوری ہوتی رہیں اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے کسی ظاہری تدبیر سے کام لے لیا ہوگا بلکہ یہ امر اس بات کا ثبوت ہوگا کہ وہ شخص خدا تعالیٰ کا محبوب اور پیارا تھا اور اللہ تعالیٰ کا اس سے گہرا تعلق تھا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کشف جو حضورؐ کی وفات کے بعد پورا ہوا اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کشفی حالت میں ایک شخص کے ہاتھوں میں شہنشاہِ ایران کے سونے کے کڑے دیکھے۔ اَب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ یہ نہیں کہ آپؐ نے اس کے ہاتھ میں سونے کے کڑے دیکھے بلکہ معجزہ یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ایک لمبا عرصہ گزرنے کے بعد مالِ غنیمت میں سونے کے کڑے آئے اور باوجود اس کے کہ شریعت میں مَردوں کو سونے کے کڑے پہننے ممنوع ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کے دل میں یہ جذبہ پیدا کر دیا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کشف کو پورا کرنے کے لئے اسے سونے کے کڑے پہنائیں چنانچہ آپ نے اسے پہنا دیئے۔ پس اس واقعہ میں معجزہ یہ ہے کہ باوجودیکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے، اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کو پورا کرنے کا جذبہ پیدا کر دیا۔ پھر یہ بھی معجزہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات حضرت عمرؓ نے سن لی اور آپ کو اسے پورا کرنے کا موقع مل گیا۔ آخر حضرت عمرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات تو نہیں سنا کرتے تھے ممکن ہے یہ بات کسی اور کے کان میں پڑتی اور وہ آگے کسی اور کو بتانا بُھول جاتا مگر اس معجزے کا ایک یہ بھی حصہ ہے کہ جس شخص کے پاس سونے کے کڑے پہنچنے تھے اُسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کشف پہنچ چکا تھا۔ پھر اُسی معجزہ کا یہ بھی حصہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ تحریک پیدا کر دی کہ وہ اس صحابیؓ کو سونے کے کڑے پہنائیں حالانکہ شریعت کے لحاظ سے مردوں کے لئے سونا پہننا ممنوع ہے مگر چونکہ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا کرنا چاہتا تھا اس لئے آپ کے دل کو اس نے اس طرف مائل کر دیا کہ مردوں کے سونا نہ پہننے میں جو حکمتیں ہیں وہ بھی بے شک اچھی ہیں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے کسی کو تھوڑی دیر کے لئے سونے کے کڑے پہنا دینا بھی کوئی بُری بات نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ انہوں نے اس صحابیؓ کو اپنے سامنے سونے کے کڑے پہنائے۔

(اسد الغابة جلد2 صفحہ266 مطبوعہ ریاض 1285ھ)

خلفائے راشدین کی وفات کے بعد بھی اُن کا خوف امن سے بدلتا رہا

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ خلفائے راشدین فوت ہو گئے تو اُن کی وفات کے سالہا سال بعد خدا تعالیٰ نے اُن کے خوف کو امن سے بدلا۔ کبھی سَو سال کے بعد کبھی دو سَو سال کے بعد، کبھی تین سَو سال کے بعد، کبھی چار سَو سال کے بعد اور کبھی پانچ سَو سال کے بعد اور اس طرح ظاہر کر دیا کہ خدا اُن سے محبت رکھتا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اُن کے ارادے رائیگاں جائیں۔

اگر اس ساری آیت کو قوم کی طرف منسوب کر دیا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ اس صورت میں بھی وہی معنی لئے جائیں گے جن کو مَیں نے بیان کیا ہے۔ یعنی اس صورت میں بھی ساری قوم کو اگر کوئی خوف ہو سکتا تھا تو وہ کُفّار کے اسلام پر غلبہ کا ہو سکتا تھا۔ فردی طور پر تو کسی کو خوف ہو سکتا ہے کہ میرا بیٹا نہ مر جائے یا کسی کو خوف ہو سکتا ہے کہ مجھے تجارت میں نقصان نہ پہنچ جائے مگر قوم کا خوف تو قومی ہی ہو سکتا ہے اور وہ خوف بھی پھر یہی بن جاتا ہے کہ ایسا نہ ہو اسلام پر کُفّار غالب آ جائیں سو قوم کا یہ خوف بھی اسلام کے ذریعہ ہی دور ہوا اور اسلام کو ایسا زبردست غلبہ حاصل ہوا جس کی اور کہیں مثال نہیں ملتی۔

خلفائے راشدین کا غیر مسلم بادشاہوں پر رُعب

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب مسلمانوں کے اندرونی جھگڑے اور مناقشات بہت بڑھ گئے تو ایک دفعہ روم کے بادشاہ کو خیال آیا کہ یہ وقت مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے بہت اچھا ہے وہ آپس میں لڑ رہے ہیں اور اُن کی طاقت اندرونی خانہ جنگی کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہے اس لئے مسلمانوں پر اگر حملہ کیا گیا تو وہ بہت جلد شکست کھا جائیں گے۔ جب یہ افواہ اُڑتے اُڑتے حضرت معاویہؓ تک پہنچی تو انہوں نے اس بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ یاد رکھو اگر تم نے مسلمانوں پر حملہ کیا تو علیؓ کی طرف سے پہلا جرنیل جو تمہارے خلاف لڑنے کے لئے نکلے گا وہ مَیں ہوں گا۔ جب یہ پیغام اسے پہنچا تو اس نے لڑائی کا ارادہ فوراً ترک کر دیا۔ یہ واقعہ بھی بتاتا ہے کہ خلفاء کا بہت بڑا رُعب تھا کیونکہ جب اسے معلوم ہوا کہ معاویہؓ بھی علیؓ کے ماتحت ہو کر مجھ سے لڑنے کیلئے آ جائے گا تو وہ دم بخود رہ گیا اور اس نے سمجھ لیا کہ لڑائی کرنا میرے لئے مفید نہیں ہوگا۔

(باقی آئندہ)

زکوٰۃ کی اہمیت

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”زکوٰۃ نہ دینے والے کو بھی قرآن نے مشرک کہا ہے۔ ﴿وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ﴾ (حم السجدة:7-8)۔ ترجمہ: اور (یاد رکھو کہ) مشرکوں کے لئے عذاب (مقدر) ہے۔ وہ مشرک جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔ زکوٰۃ نہ دینا گویا روپیہ کو اپنا معبود سمجھنا ہے۔ اور جو ہر سال اس معبود کا چالیسواں حصہ اپنے ہاتھ سے توڑتا رہتا ہے وہ مشرک نہیں رہ سکتا“۔

(مضامین حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ جلد دوم صفحہ775)

دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

خطبہ جمعہ

مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے حقیقی مومنین کے ساتھ قرآن میں بے شمار وعدے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پورا فرماتا ہے اور آج بھی ہم ان کو مختلف شکلوں میں پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

خلافت کا جاری نظام بھی خدا تعالیٰ کے وعدوں میں سے ایک بہت بڑا وعدہ ہے جو مومنین کے سکون کے لئے اور ان کو تمکنت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

احمدیوں کے ساتھ، مومنین کی جماعت کے ساتھ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچا تعلق رکھنے والوں کے ساتھ گزشتہ سو سال سے ہم یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جو ہوائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی کامیابی کے لئے چلا رہا ہے اسے اب کوئی نہیں روک سکتا۔

یہ فتح کے وعدے مومنین کے ساتھ ہیں ،کامل اطاعت گزاروں کے ساتھ ہیں ،جماعت کی لڑی میں پروئے جانے والوں اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے والوں کے ساتھ ہیں ۔اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اور تائید اور حفاظت کے وعدے ان سب کے حق میں پورے ہوں گے جو حقیقی مومن ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 17/اگست 2007ء بمطابق 17/ظہور 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال اُن کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب اپنے تئیں دُور کر لئے جاتے ہیں۔

پس جیسا کہ پہلے بھی قرآنی تعلیم کی روشنی میں بیان کرتا آیا ہوں کہ جو بھی عمل اللہ تعالیٰ کی رضا سے دُور لے جانے والا ہے وہ ایمان سے دُور لے جانے والا ہے۔اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم میں بے شمار جگہ جو مومن کی تعریف اور مومنین کے لئے جو احکامات ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو کھول کر پیش فرمایا ہے اور اپنی جماعت کے افراد کو اس معیار پر دیکھنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے جس سے ایمان کے اعلیٰ معیار حاصل ہوں اور ہم میں سے ہر ایک پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اُس سلوک سے حصہ لینے والا بنے جو اللہ تعالیٰ ایک مومن سے فرماتا ہے۔پس اس سلوک کا حامل بننے کے لئے تقویٰ کی راہوں کی تلاش کرنی ہوگی۔جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ''مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جو تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں''۔اور تقویٰ کی باریک راہوں کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:'' انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سَر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 209-210 مطبوعہ لندن)

آپ نے یہ فرمایا ہے کہ'' تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں''۔اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ'' ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے''یعنی اللہ کا خوف ہر عمل سے پہلے اس کی موجودگی کا احساس دلائے۔یہ بیج تمہارے دل میں پیدا ہونا چاہئے اور کسی کام کو سرانجام دینے سے پہلے یہ احساس اور یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، یہ احساس ہر وقت دل میں موجود رہے۔انتہائی عاجزی سے اور ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی گزارنا۔یہ حالت ایسی ہے کہ جس کی مثال بیج سے دی جا سکتی ہے اور پھر جب یہ خشوع پیدا ہو جائے اور تمام لغو باتوں کو انسان ترک کر دے تو پھر انسان کے دل کی زمین جو ہے اس پر ایمان کا نرم نرم سبزہ نکلتا ہے، وہ بیج پھوٹتا ہے، اس کھیت میں ہریالی نظر آنے لگتی ہے۔اور یہ نرم سبزہ ایسا ہوتا ہے کہ بہت نازک ہوتا ہے۔ایک بچے کے پاؤں کے نیچے بھی آ جائے تو کچلا جاتا ہے۔پس اس بات پر راضی نہیں ہو جانا چاہئے کہ میرے اندر بہت خشوع پیدا ہو گیا ہے۔مَیں نے اس وجہ سے لغویات کو بھی ترک کر دیا ہے یا اس کے ترک کرنے کی طرف کافی ترقی

کر لی ہے بلکہ اس نرم پودے کی حفاظت کے لئے بہت سے مراحل ابھی باقی ہیں۔

آپؑ وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایمان کی مضبوطی کے لئے پھر اپنے محبوب مال میں سے قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ اس کی ضرورت ہے۔ جب یہ مالی قربانی ہو تو پھر ایمانی درخت کی ٹہنیاں نکل آتی ہیں۔ اس کی شاخیں پھوٹ پڑتی ہیں جو اس میں کسی قدر مضبوطی پیدا کرتی ہیں۔ پھر ان ٹہنیوں کو مزید مضبوط کرنے کے لئے شہوات نفسانیہ کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ قدم قدم پر شیطان نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ جو مختلف طریقوں سے نفس کو بھڑکا کر برائیوں کی طرف مائل کرتا ہے اور نیکیوں سے روکنے کی کوشش کر رہا ہے ہر جگہ اس سے بچنا ہر مومن کا کام ہے۔ برائیوں سے بچنا اور نیکیوں کو اختیار کرنا، شیطان کے دھوکے میں نہ آنا اور جب یہ صورت پیدا ہوگی تو فرمایا پھر ان ٹہنیوں میں خوب مضبوطی اور سختی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر اس پودے کو جو ٹہنیوں کی حد تک مضبوط ہو گیا، لیکن ابھی مضبوط تنے پر کھڑا ہونا باقی ہے، اس کو مضبوط تنے پر کھڑا کرنے کے لئے اپنے وہ تمام عہد جو تم نے خدا سے اور خدا کی خاطر اس کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے کئے ہیں ان کی حفاظت کرو، اپنی تمام امانتوں کی حفاظت کرو۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات امانتیں ہیں ان کی حفاظت کرنا، ان کو موقع محل کے مطابق بجا لانا ضروری ہے اور یہ امانتیں ایمان کی شاخیں ہیں۔ پس یہ تمام چیزیں پھر ایمان کے درخت کو مضبوط تنے پر کھڑا کر دیتی ہیں اور تنا ان کو خوراک مہیا کرتا ہے۔

ایمانی عہدوں کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ ایمانی عہدوں سے مراد وہ عہد ہیں جن کا انسان بیعت کرتے وقت اور ایمان لاتے وقت اقرار کرتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جن شرائط پر ہم نے بیعت کی ہے وہ ہمیشہ ہمیں پیش نظر رکھنی چاہئیں اور جب اس عہد کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ اس کا خلاصہ (جیسا کہ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بیان کیا تھا) خدا کی توحید کا قیام، آنحضرت ﷺ کی مکمل پیروی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام فیصلوں پر حکم اور عدل ماننا ہے، مخلوق کے حقوق ادا کرنا، خلافت احمدیہ کی اطاعت کرنا تو پھر یہ ایمان کا درخت مضبوط تنے پر قائم ہو جائے گا اس کی جڑیں مضبوط ہوں گی اور جب یہ صورت پیدا ہو گی تو پھر ایک مومن کا فعل خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ شیطان سے بچانے اور اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالنے کے سامان پیدا فرماتا رہے گا۔ کیونکہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ایک دنیاوی دوست اپنے دوست کے لئے کوشش کر کے اس کے فائدے کے سامان کرے اور خدا تعالیٰ جو سب دوستوں سے زیادہ وفا کرنے والا ہے وہ اپنے دوست کو، ایک مومن کو، باوجود اس کے چاہنے کے (کہ خدا تعالیٰ اسے ایمان میں مضبوط رکھے اور شیطان سے اسے بچا کر رکھے، اس کے حملوں سے محفوظ رکھے) یوں اندھیروں میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کبھی بھی نہیں ہو گا۔ اگر تم میری طرف بڑھ رہے ہو اور ایمان کی مضبوطی کی کوششیں کر رہے ہو تو میرا قرب حاصل کرنے والے ہو گے۔

ایک جگہ فرماتا ہے کہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (البقرۃ:258) کہ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔ پس یہ جو اللہ تعالیٰ مومنوں سے دوستی کا اعلان فرما رہا ہے اور فرماتا ہے کہ مومنوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لائے گا، ان کو ایک نور دکھائے گا تو یہ اعلان ہے کہ تمہاری کوشش، تمہارے ایمان کی مضبوطی کی کوشش تمہیں یقیناً ترقیات نصیب کرے گی۔ تمہیں روحانی ترقی میں بڑھائے گی، پھر اس کی وجہ سے تمہاری جسمانی ضروریات بھی پوری فرمائے گا۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نیک نیت سے کوشش ضروری ہے۔ دنیا کی طرف دوڑنے والوں کو تو پتہ نہیں دنیا ان کی خواہش کے مطابق ملتی بھی ہے کہ نہیں۔ کیونکہ بہت سے جو دنیا کمانے والے ہیں اور خدا کو بھولنے والے ہیں ان میں سے اکثریت کیا بلکہ سارے ہی بے چینی کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ لیکن خدا کی خاطر خالص ہو کر اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والوں کو خدا بھی ملتا ہے اور دنیا بھی ان کے دَر کی لونڈی ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا تو خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نقطہ تک پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا۔ یہ جو آپؑ نے فرمایا کہ اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نقطے تک پہنچے گی۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر خاص احسان ہے کہ ہر انسان کی صلاحیتیں مختلف ہوتی ہیں، اس کی استعدادیں مختلف ہوتی ہیں، اس کی اپنی استعدادوں کی انتہا کے مطابق اس کا ٹارگٹ مقرر فرماتا ہے۔ پس ایمان کی مضبوطی اور اللہ کے نور سے حصہ لینے کے لئے اپنی استعدادوں کے انتہائی نقطے تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ اس میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمّہ ہے اسے بجا لائے۔ یہ نہ کرے کہ پانی اگر بیس ہاتھ نیچے کھودنے سے ملتا ہے تو وہ صرف دو ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے کہ ہمت نہ ہارے۔ پھر اس اُمّت کے لئے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا اور تزکیہ نفس سے کام لے گا تب قرآن شریف کے وعدے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ دوستی کا حق ادا کرتا ہے، اس دنیا میں بھی انعامات سے نوازتا ہے، دنیاوی ضروریات بھی پوری کرتا ہے، روحانی ترقیات سے نوازتا ہے۔ اس دنیا کو بھی جنت بناتا ہے اور مرنے کے بعد بھی ہمیشہ رہنے والی جنت میں مومن کو رکھے گا۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی مومنین کے ساتھ قرآن میں بے شمار وعدے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پورا فرماتا ہے اور آج بھی ہم ان کو مختلف شکلوں میں پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، دیکھتے ہیں۔ ہزاروں احمدی اس وعدے کے مطابق اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں۔

خلافت کا جاری نظام بھی خدا تعالیٰ کے وعدوں میں سے ایک بہت بڑا وعدہ ہے جو مومنین کے سکون کے لئے اور ان کو تمکنت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ احمدیوں کے ساتھ، مومنین کی جماعت کے ساتھ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچا تعلق رکھنے والوں کے ساتھ، گزشتہ سو سال سے ہم یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور ایک احمدی کی سکون اور آرام کی زندگی اس بات کا ثبوت ہے۔ کئی قسم کے فتنہ اور فساد سے احمدی بچے ہوئے ہیں جن میں جو دوسرے ہیں وہ ڈوبے پڑے ہیں۔ مجھے ایک دوست نے بتایا کہ جب یو کے میں گزشتہ دنوں جلسہ ہوا تھا تو امریکہ میں ان کے ایک دوست ان کو ملنے آئے۔ اس وقت میری تقریر شروع ہونے والی تھی، میرے حوالے سے بتایا کہ ان کی تقریر ہے مَیں تو ابھی ٹی وی پر سننے لگا ہوں آپ بیٹھ کے میرا ذرا انتظار کر لیں۔ تو انہوں نے کہا مَیں بھی آپ کے ساتھ سنتا ہوں۔ شیعہ دوست تھے پاکستان سے امریکہ آئے ہوئے تھے۔ پڑھے لکھے آدمی تھے پوری تقریر انہوں نے سنی اور اس کے بعد کہنے لگے کہ مجھے مذہب سے ویسے زیادہ دلچسپی نہیں ہے لیکن آج مجھے پتہ لگا ہے کہ کیوں احمدی دوسروں سے مختلف ہیں۔ احمدی میں اور دوسروں میں کیا فرق ہے؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے اسلام کی راہنمائی کرنے کے لئے ایک انتظام کیا ہوا ہے جو ہمارے اندر نہیں۔ ایک آواز کے ساتھ تم لوگ اٹھتے بیٹھتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بڑی شان کے ساتھ جماعت کے حق میں پورا ہو رہا ہے۔

پھر قرآن کریم کے وعدوں میں سے اللہ تعالیٰ کا ایک وعدہ ہے کہ وہ کافروں کے مقابلے میں مومنوں کا مددگار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے واشگاف الفاظ میں فرماتا ہے کہ تم دنیا میں پھر لو، تاریخ مذاہب پر نظر ڈال لو، کہیں بھی تمہیں یہ نظر نہیں آئے گا کہ نبیوں کی جماعت کا اور مومنوں کا آخری نتیجہ ناکامی کی صورت میں نکلا ہو۔ عارضی ابتلاء اور مشکلات بے شک آتے ہیں۔ لیکن آخرکار دشمن و کافر تباہ ہو جاتے ہیں۔ مومنین کے مخالفین کے حصہ میں تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں آتا۔ پس یہ ایک ایسا اصول ہے جو آنحضرت ﷺ سے قبل کے انبیاء اور مومنین کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ بھی اور مسلمانوں میں مومنین کے لئے بھی قائم فرمایا اور آپؐ کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے حقیقی ایمان لانے والوں کے لئے یہ معیار قرار دے دیا کہ انجام کار کافروں کی تباہی ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کافروں کی تباہی، انکار کرنے والوں کی تباہی اور مومنوں کی کامیابی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو مُکَفِّرِیْن و مُکَذِّبِیْن ہیں ان کا بدانجام ہو گا اور بدانجام کا بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ (محمد:12) یہ اس لئے ہے کہ اللہ ان لوگوں کا مولیٰ ہوتا ہے جو ایمان لائے اور کافروں کا یقیناً کوئی مولیٰ نہیں ہوتا۔

پس حقیقی مومن اور تقویٰ پر قدم مارنے والوں کا مولیٰ اور دوست وہ عظیم جاہ و جلال والا خدا ہے جس کی بادشاہت تمام زمین و آسمان پر حاوی ہے۔ پس جو ایسے جاہ و جلال اور قدرت رکھنے والے خدا کی آغوش میں ہو کیا اسے مخالفین کا مکر اور ان کی تدبیریں کچھ نقصان پہنچا سکتی ہیں؟ یقیناً نہیں، کبھی نہیں۔ کیونکہ جو خدا تعالیٰ پر کامل ایمان لاتا ہے خدا اس کی حفاظت کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ یہ اس کا وعدہ ہے کہ وہ ان کی مدد فرماتا ہے جیسا کہ ایک جگہ فرماتا ہے وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُالْمُؤْمِنِیْنَ (الروم:48) یعنی مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ پس یہ ہے مومنوں کا خدا جو کسی لمحہ بھی اپنے مومن بندوں سے غافل نہیں۔ یہ زمین و آسمان کا مالک خدا جس کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ آتی ہے، ہر وقت اپنے مومن بندے کی پکار پر ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے اس خدا سے تعلق جوڑتے ہیں اور خشوع اور تقویٰ میں بڑھے ہوئے ہیں اور بڑھتے چلے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو خدا اپنے مومن بندے کی حفاظت و نصرت کے لئے اس پر نظر رکھے ہوئے ہے، اس کو ماننے والے ہیں۔

پس ہمیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آئے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی بیعت میں آنے والے ہی حقیقی مومن ہیں، ایک تو اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ صرف یہ ایک عمل کہ ہم بیعت میں آ گئے کافی نہیں، بلکہ ہم نے اپنے اعمال

کے بیج کی حفاظت کر کے اس کے اُگنے کے سامان کرنے ہیں۔ پھر اس کے اُگنے کے بعد نرم سبزے کی حفاظت کرنی ہے۔ پھر نرم سبزے نے جب ٹہنیوں کی صورت اختیار کرنی ہے اس کی نگہداشت کرنی ہے، اسے ہر قسم کے کیڑے مکوڑوں اور جانوروں سے محفوظ رکھنا ہے۔ پھر اس پودے کی نگہداشت رکھتے ہوئے اسے مضبوط تنے پر کھڑا کرنا ہے، تب جا کر یہ ثمر آور درخت بنے گا، پھل دینے والا درخت بنے گا جو فائدہ پہنچائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو تمام اعمال اور اخلاق کے جامع ہوتے ہیں وہی متقی کہلاتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر ایک ایک خُلق فرداً فرداً کسی میں ہو تو اسے متقی نہیں کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں۔ کسی ایک نیکی کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو نیک نہ سمجھے تقویٰ پر قدم مارنے والا نہیں جب تک تمام اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں۔

پس ایک تو یہ بات ہر وقت ہر احمدی کو ذہن نشین کرنی چاہئے کہ ایمان میں مضبوطی کے لئے تمام نیکیوں کو اختیار کرنا اور ان میں بڑھتے چلے جانا ضروری ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ اللہ مومنوں کا دوست ہے اس لئے ان کی حفاظت فرماتا ہے اور کافر اس لئے تباہ ہوتے ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اب اس مدد کو اور رنگ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا کہ صرف دوست نہیں ہے اور صرف حفاظت ہی نہیں کرتا بلکہ مومنوں کو یہ ضمانت ہے کہ مومنوں کو کافروں پر فوقیت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے ایسے سامان پیدا فرمائے گا کہ جیت یقیناً مومنوں کی ہو گی، غلبہ یقیناً تمہارا ہو گا۔ مخالفین کی کثرت سے ان کے ساز و سامان سے، ان کے مکروں سے، ان کی حکومتوں سے تم پریشان نہ ہو۔ ان کے حملے تمہارے ایمانوں میں کمزوری پیدا نہ کریں۔ یاد رکھو کہ دشمنوں کے جتھے تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنے اوپر فرض کر لیا ہے کہ انبیاء اور مومنین کی جماعت ہی آخر کار غالب آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ذریعوں سے دشمن کی تباہی کے سامان کرتا ہے جو ایک عام آدمی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

جنگ بدر کے ذکر میں اللہ فرماتا ہے کہ اس وقت تمہاری کیا حیثیت تھی۔ آنحضرت ﷺ تڑپ تڑپ کر اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عرض کر رہے تھے کہ اگر آج مومنین کی چھوٹی سی جماعت ختم ہو گئی تو پھر اے اللہ! تیرا نام لیوا اس دنیا میں کوئی نہیں ہو گا اور اس جنگ میں ساز و سامان اور تعداد کے لحاظ سے بھی مسلمانوں کی اور کفار کی کوئی نسبت ہی نہیں تھی۔ لیکن نتیجہ کیا نکلا۔ ان دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے جو آنحضرت ﷺ نے کیں اور مومنین کے ایمان کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور کفار کی اس کثرت کو بے بس اور مغلوب کر دیا۔ ہر طرف ان کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ (الانفال:18) یعنی یاد رکھو کافروں کو تم نے نہیں مارا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مارا تھا اور پھر آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال:18) کہ جب تم نے مٹھی بھر کنکر پھینکے تھے تو تُو نے نہیں پھینکے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکے تھے۔ پس اس جنگ میں کافروں کو ذلیل و خوار کر دیا۔ وہ جو مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے آئے تھے کہ آج مٹھی بھر مسلمان ہیں ان کو ختم کر دیں گے خود نہایت ذلیل و خوار ہو کر گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تسلی دلائی کہ یہ میری مدد کی اور اس وعدے کی (کہ غلبہ انشاء اللہ تمہارا ہے) ایک جھلک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۔ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الانفال:20) پس اے مومنو! اگر تم فتح طلب کیا کرتے تھے تو فتح تو تمہارے پاس آ گئی اور اے منکرو اب بھی اگر تم باز آ جاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم شرارت کا اعادہ کرو گے تو ہم بھی عذاب کا اعادہ کریں گے اور تمہارا جتھہ تمہارے کسی کام نہ آئے گا خواہ کتنا ہی زیادہ ہو اور یہ جان لو کہ اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔ پس فتح کا یہ نشان اس زمانے میں یقیناً مومنوں کے ایمان میں مضبوطی قائم کرنے والا بنا۔ صحابہؓ کے ایمان مضبوط ہوئے اور یہ بات قرآن کریم میں فرما کر مومنوں کو اور خاص طور پر آخرین کو جنہوں نے مسیح و مہدی کو ماننا ہمیشہ کے لئے تسلی دلا دی کہ اللہ کی مدد ہمیشہ مومنوں کے ساتھ ہے اس لئے تم مخالفین کے جتھے اور کثرت سے نہ ڈرو۔ ان کی حکومتوں سے نہ ڈرو، ان کی تدبیروں سے نہ ڈرو بلکہ اعلان کرو کہ تمہاری کثرت، تمہارے یہ سب مکر و فریب اور یہ سب کوششیں ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں الہام فرما کر تسلی دلائی۔ کئی دفعہ یہ الہام ہوا ہے کہ يَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مَارَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ کچھ حصے مَیں نے پڑھے ہیں۔ کہ اے احمد! اللہ تعالیٰ نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا تعالیٰ نے چلایا ہے۔ کہہ کہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ اعلان کروانا یقیناً اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آخری فتح آپؑ کی جماعت کی ہو گی۔ آپؑ کی زندگی میں بھی انتہائی مشکل حالات آئے، ان کا سامنا آپؑ کو کرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر آپؑ کو کامیاب فرمایا۔ آپؑ کی حفاظت فرمائی، آپؑ کی مدد فرمائی۔ آپؑ کے بعد مومنین کی جماعت پر بھی بڑے شدید حالات آئے اور ہم نے ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے دیکھے۔ پس یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا سلوک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ہر فرد کو اس یقین پر قائم رہنا چاہئے کہ یقیناً خدا تعالیٰ کی تائیدات آپؑ کے ساتھ اور آپؑ کی جماعت کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ جو ہوائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی کامیابی کے لئے چلا رہا ہے اسے اب کوئی نہیں روک سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ پہلے مومنین کو فتوحات نصیب کرتا آیا ہے اور ہمیشہ ان کے ساتھ رہا ہے تو آج بھی وہ سچے وعدوں والا خدا مومنین کے ساتھ ہے اور احمدیت کے غلبہ کو اب کوئی نہیں روک سکتا۔ لیکن اس بات کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو فتح دکھائی اور آئندہ بھی دکھائے گا اور وہ مومنوں کے ساتھ ہے اور کافر ذلیل و خوار ہوں گے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی کامل اطاعت کرو اور کسی کے حکم سے منہ نہ پھیرو۔ یہ بات پھر ایمان میں مضبوطی پیدا کرے گی اور تم خدا تعالیٰ کے نشانات دیکھتے چلے جاؤ گے۔ یہ فتح کے وعدے مومنین کے ساتھ ہیں، کامل اطاعت گزاروں کے ساتھ ہیں، جماعت کی لڑی میں پروئے جانے والوں اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے والوں کے ساتھ ہیں۔ پس اللہ اور رسول کی کامل اطاعت کرنے والے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دعاؤں کے جو آپؑ نے جماعت کے حق میں کی ہیں حصہ دار بنیں گے، ان دعاؤں کے وارث بنیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اور تائید اور حفاظت کے وعدے ان سب کے حق میں پورے ہوں گے جو حقیقی مومن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر موقع پر جب بھی ضرورت ہو گی مومنین کی مدد کو آئے گا جیسا کہ ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور ان کے دشمن کو جو جماعت کو نقصان پہنچانا چاہیں گے ہمیشہ خائب و خاسر کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک جگہ حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسا جھپٹ کر آتا ہے جیسا ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔

پس رسوائی اور ناکامی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کا مقدر ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ خدا آپؑ کی جماعت کے ساتھ ہے۔ اگر ہم تقویٰ اور ایمان کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں گے تو اپنی زندگی میں یہ فتوحات اور غلبہ کے نظارے دیکھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اور اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہوئے یہ معیار قائم کرنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور اس پر باقاعدگی سے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ان انعاموں کا وارث بنائے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

انشاء اللہ تعالیٰ مَیں جرمنی کے سفر پر جا رہا ہوں۔ اس مہینہ کے آخر میں وہاں ان کا جلسہ سالانہ ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس سفر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور بے انتہا فضلوں سے ہر آن نوازتا رہے۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی شکرانہ فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 2008ء میں جماعت خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نے اس مبارک موقع پر شکرانہ کے طور پر دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ کی رقم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کی تجویز دی تھی جسے حضور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت کی عظیم الشان نعمت کا بھرپور احساس ہے۔ احباب کی یاد دہانی کے لئے تحریر ہے کہ وہ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی اس شکرانہ فنڈ میں دلی محبت اور خلوص کے ساتھ حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے اور ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرمائے۔

ہے زندہ قوم وہ، نہ جس میں ضعف کا نشاں ملے!

جیو تو کامراں جیو

(مختلف معاشرتی مسائل کا نفسیاتی اور واقعاتی تجزیہ اور اسلامی تعلیم کی روشنی میں ان کا حل)

(ڈاکٹر امتہ الرقیب ناصرہ۔ جرمنی)

قسط نمبر9

قرآن دل کی قوت قرآن ہے سہارا

قرآنِ مجید پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے مضبوطی آتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:
وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً کَذٰلِکَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَکَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا (الفرقان:33) ترجمہ: اور کافروں نے کہا کیوں نہ قرآن اس نبی پر ایک ہی دفعہ نازل کر دیا گیا۔ ان کا کہنا بھی ایک طرح ٹھیک ہے لیکن ہم نے اس کو مختلف سورتوں اور وقتوں میں اس لئے (اُتارا) کہ ہم اس (قرآن) کے ذریعہ تیرے دل کو مضبوط کرتے رہیں۔ اور ہم نے اس کو نہایت عمدہ بنایا ہے۔

قرآنِ مجید کو ترتیب سے یعنی شروع سے آخر تک ہر روز تھوڑا۔ تھوڑا پڑھنے اور مطلب اچھی طرح سمجھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ جہاں عذاب کا ذکر ہو وہاں ٹھہر کر عذاب سے پناہ مانگنا جہاں انعام کا ذکر ہو وہاں انعام کو اپنے لئے مانگنا اس طرح قرآن پڑھنا سنت رسول ﷺ کے مطابق ہے۔

اکثر لوگ جو جذباتی کمزوری کا شکار تھے جب میں نے ان سے پوچھا کہ آپ قرآن مجید کیسے پڑھتے ہیں تو ان کا جواب تھا کہ وہ قرآن بہت کم پڑھتے ہیں، بغیر ترجمے کے پڑھتے ہیں یا کبھی کوئی ایک سورۃ درمیان سے پڑھ لیتے ہیں۔ یہ طریق درست نہیں ہے۔ قرآن مجید کو سارا پڑھیں۔ ہر دو ماہ میں قرآن مجید کا ایک دور ترجمے کے ساتھ مکمل کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی کو کمزوری، تنہائی اور ڈیپریشن محسوس ہو تو وہ ایسے وقت میں قرآن کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی کوشش کرے جب وہ اکیلا ہو تو خود اپنی قراءت سنے۔

میری والدہ نے مجھے بتایا ہے کہ جب میرے والد محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری تبلیغ کے سلسلے میں دوسرے ملک میں چلے گئے تھے تو میری والدہ کو جب بھی پریشانی ہوتی تھی وہ زیادہ سے زیادہ قرآن مجید پڑھنے کی کوشش کرتی تھیں۔ ہم سات بہن بھائیوں میں سے اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو بھی وہ اس کے پاس بیٹھ کے زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھتی تھیں۔ ایک بار ان کی ایک سہیلی نے ان کے ساتھ یہ طے کیا کہ وہ دونوں ربوہ کی سب سے اُونچی پہاڑی پہ جائیں گی اور وہاں بیٹھ کر تھوڑی دیر قرآن پڑھیں گی۔ اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ان دونوں کو وہاں بیٹھ کر قرآن پڑھنے کا بہت مزا آیا۔

سارا قرآن ہی بے حد خوبصورت ہے مگر قرآن پاک کے وہ حصے جہاں خدا تعالیٰ نے اپنی ہستی کا، اپنی صفات کا ذکر کیا ہے وہ بے حد تقویتِ قلب عطا کرتے ہیں اور خوبصورت ہیں۔ جب مَیں یہ مضمون لکھنے لگی تھی تو دعا کے بعد مَیں نے قرآن مجید سے مدد لینے کی کوشش کی تھی کہ مَیں دیکھوں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو مضبوط کرنے کے کون سے ذرائع بیان کئے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ مجھے ایسے ذرائع کی نشاندہی کے لئے تفاسیر کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ مگر مجھے بے حد حیرت اور خوشی ہوئی کہ قرآن مجید کے براہ راست مطالعہ سے ہی مجھے بہت سا مواد مل گیا۔ ہر انسان جو اپنے آپ کو مضبوط کرنا چاہتا ہے مَیں اسے دعوت دیتی ہوں کہ وہ اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے ذرائع قرآن مجید سے خود ڈھونڈے۔ ہر انسان کو اپنے کمزور پہلو کافی اچھی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ قرآن مجید شِفَآءٌ لِّلنَّاس ہے۔ اس میں ہر بیماری کا علاج موجود ہے۔

قرآن میں دنیا کا ہر علم ہے۔ یہاں تک کہ یہ ایک باریک نکتہ کی بات ہے کہ کچھ بیماریوں کا حمل سے علاج ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اس حقیقت کی طرف یوں توجہ دلائی ہے۔ فرمایا: وَزَکَرِیَّا اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُالْوٰرِثِیْنَ۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ (الانبیاء:90-91) ترجمہ: اور زکریا کو بھی یاد کر جب اس نے اپنے رب کو پکارا تھا اور کہا تھا کہ اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔ اور تو وارث ہونے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ اور ہم نے اس کی دعا کو سنا اور اس کو یحیٰی عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس کی خاطر تندرست کر دیا۔

قرآن مجید کے الفاظ کی ترتیب کتنی شاندار ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہم نے یحیٰیؑ عطا کیا اور اس عورت کو شفا دی۔ یعنی حمل کے بعد ان کی والدہ محترمہ کو شفا ملی۔ جو بات آج ڈاکٹروں کو معلوم ہوئی ہے کہ حمل بیماریوں کا علاج بھی ہو سکتا ہے وہ قرآن مجید نے چودہ سو سال پہلے لکھ دی تھی۔ مثلاً عورتوں کی ایک بیماری endometrioris ہے جس میں پیٹ میں خون سے بھری گلٹی یا گلٹیاں (cysts) بن جاتی ہیں۔ عام طور پر یہ بیماری بچہ پیدا ہونے یعنی حمل سے ختم ہو جاتی ہے اِلّامَاشَاءَ اللّٰہ۔

ہماری ایک لجنہ ممبر کو ڈیپریشن ہوا، ان کے دو تین بچے تھے مگر ڈاکٹر نے کہا تمہارے جسم میں جو زائد طاقت ہے وہ تمہیں ڈیپریشن پیدا کر رہی ہے۔ اگر تمہارا ایک بچہ اور ہو جائے تو وہ زائد طاقت اس میں چلی جائے گی اور تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔ انہوں نے ڈاکٹر کی بات مان لی۔ اس کے بعد ان کا ایک بچہ پیدا ہوا اور وہ ٹھیک ہو گئیں۔

کمزوری سے ڈیپریشن پیدا ہوتا ہے اور ڈیپریشن سے انسان مزید کمزور ہو جاتا ہے۔ دوسروں کو قرآن پڑھانے والے لوگوں کو مَیں نے ڈیپریشن کا شکار ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ عام طور پر مضبوط لوگ ہوتے ہیں۔ اگر کبھی انہیں ڈیپریشن ہو بھی تو اللہ کے فضل سے قرآن کریم کی برکت سے بہت جلد اس سے باہر نکل آتے ہیں۔ سچ ہے۔

قرآن دل کی قوت، قرآن ہے سہارا

خلافت سے وابستگی کے نتیجہ میں انفرادی اور قومی مضبوطی پیدا ہوتی ہے

ہمیں خدا تعالیٰ نے ایک عظیم نعمت عطا کی ہے اور وہ خلافت ہے۔ خلافت کی بے شمار برکات ہیں۔ مگر میں اپنے مضمون کے لحاظ سے ایک برکت کا ذکر کروں گی اور وہ یہ ہے کہ اس سے انفرادی اور قومی مضبوطی عطا ہوتی ہے کیونکہ خلافت سے دین اور ایمان میں مضبوطی آتی ہے۔ خدا تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے کہ
وَعَدَاللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّ لَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْ فِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُو لٰئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (سورۃ النور:56)

ترجمہ۔ اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت میں تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

جو قومیں ایک امام کے ہاتھ کے اشارے پر چلنا اور رکنا جانتی ہیں ان میں اتنی مضبوطی ہوتی ہے کہ خدا کے فضل سے ان کو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔ وہ بُنْیَانٍ مَرْصُوْص اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ اور رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ کے مصداق ہوتے ہیں۔

مگر خلافت پر محض لفظی ایمان یا خلافت سے وابستگی کا کھوکھلا دعویٰ کافی نہیں بلکہ اس پر ایمان اور مناسبِ حال عمل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی کامل توحید قائم کرنے کی کوشش کرنی ہے اور خلافت سے دلی محبت اور اخلاص اور وفا اور سچی اور کامل اطاعت کا تعلق قائم کرنا ہے۔

خلافت سے محبت ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے اور مضبوط کرتی ہے۔ آج ہم میں خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مبارک وجود قائم ہے۔ جو بھی حضور اقدس سے جتنا وفا اور محبت کا تعلق باندھ سکے گا خدا کا فضل اور رحمت اتنا زیادہ اس کے حصے میں آجائے گا۔ انشاءاللہ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر روز خلافت سے محبت کے جو مظاہرے مشاہدہ کرتے ہیں اتنی زیادہ محبت دلوں میں صرف خدا تعالیٰ ہی ڈال سکتا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ کے دورہ جرمنی کے موقع پر ہم حضورِ اقدس کے استقبال کی تیاری بچوں کو کرواتے ہیں۔ اکثر بچے بچیاں سکول سے سیدھے بیت السبوح فرینکفرٹ جماعت کے مرکز میں آتے ہیں۔ دسمبر 2006ء کے حضورِ اقدس کے دورہ جرمنی کے دوران شدید سردی اور بارش کے باوجود حضورِ اقدس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے عورتیں، مرد، بچے سب کئی کئی گھنٹے انتظار میں خوشی خوشی کھڑے ہوتے تھے۔ جرمنی کے دور دراز علاقوں سے بعض پورے خاندان بیت السبوح میں حضور اقدس کی امامت میں نماز ادا کرنے آتے ہیں۔ اور کئی بار صبح سے شام تک وہیں رہتے۔ ایک عورت جو اپنے خاندان کے ساتھ سارا دن بیت السبوح میں رہتی تھی اس کی ہمسائی نے اس کو کہا کہ "تم تو شدائی ہو گئی ہو" یعنی دیوانی ہو گئی ہو، سارا دن بیت السبوح میں بیٹھی رہتی ہو۔ میری والدہ کو اس نے یہ بات بتائی۔ میری والدہ نے کہا اس سے کہو ہم تو ہمیشہ سے خلافت کے شیدائی ہیں، تمہیں آج معلوم ہوا ہے۔

دسمبر 2006ء میں جس صبح حضورِ اقدس نے تشریف لانا تھا اُس رات میری والدہ کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی۔ بلڈ پریشر زیادہ تھا، دل کی دھڑکن تیز اور غشی کی کیفیت تھی ہم انہیں ایمبولینس پر ہسپتال لے کر گئے۔ صبح میری والدہ نے کہا مَیں نے تو حضور کے استقبال کے لئے جانا ہے۔ ڈاکٹرز نے منع کیا کہ ابھی ہم نے دل کا ٹیسٹ کرنا ہے، آپ کمزور ہیں ابھی آپ نے نہیں جانا۔ مگر میری والدہ نے کہا کہ حضور اقدس جرمنی تشریف لائیں اور ہم ان کی زیارت نہ کر سکیں، مَیں نے تو جانا ہے۔ میرے بہن بھائیوں کو بے حد فکر تھی۔ سب نے مجھے کہا کہ تم امی سے بات کرو تمہاری بات شاید امی مان لیں۔ مَیں نے سب کو کہا کہ امّی کو حضورِ اقدس کے استقبال کے لئے جانے دو۔ امّی حضورِ اقدس کی زیارت کر کے انشاءاللہ ٹھیک ہو جائیں گی اور

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

ایسا ہی ہوا۔میری والدہ حضورِ اقدس کے استقبال کے لئے گئیں اور پھر بالکل ٹھیک ہوگئیں۔الحمدللہ۔

جرمنی کے جلسہ پہ دوسرے ملکوں سے بھی وفد آتے ہیں خاص طور پہ بلغاریہ سے ایک کافی بڑا وفد آتا ہے۔ جلسہ سالانہ 2006ء پر جو وفد جرمنی کے جلسہ پہ بلغاریہ سے آیا تھا۔ان کی کچھ لجنہ ممبرز فرینکفرٹ سٹی لجنہ کے دفتر میں آئیں۔ہم اُنہیں کچھ تحفے دینا چاہتے تھے۔ان میں سے ایک بوڑھی عورت کوئی بات کر کے اچانک رونے لگی۔ہمیں ان کی زبان نہیں آتی تھی، ہم نے اُن کی صدر لجنہ سے پوچھا کہ ان کو کیا ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ کہتی ہیں کہ جب مَیں بلغاریہ سے چلنے لگی تو ڈاکٹر نے کہا تھا دو اڑھائی دن کا سفر ہے تم نہ جاؤ۔تم بیمار ہو کر راستے میں مر جاؤ گی۔ مگر مَیں حضورِانور کو دیکھنے کے لئے یہاں آئی ہوں۔ اس نے کہا ’’مَیں بے حد خوش ہوں۔مَیں نے زندگی میں پہلی بار کسی خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ تعالیٰ) کو دیکھا ہے۔ مجھے بیعت کئے تین ماہ ہوئے ہیں مَیں نے خدا تعالیٰ کا نور خلیفۃ المسیح میں دیکھا ہے۔جب مَیں محترمہ آپا جان سے ملی تو مجھے لگا کہ مَیں بدل گئی ہوں اب مَیں بہتر احمدی بن گئی ہوں انشاءاللہ‘‘۔اس کے پاؤں بہت زیادہ متورم تھے اور پاؤں سوجنے کی وجہ سے ان میں زخم بن گئے تھے مگر اس کو ذرا بھی پرواہ نہ تھی۔ہم نے زبردستی اس کو پاؤں میں لگانے کی دوائی دی تھی۔ یہ وہ محبت ہے جو ایمان میں مضبوطی عطا کرتی ہے اور ایمان کی مضبوطی انسان کو طاقت دیتی ہے۔

حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مجاہدِ اوّل روس اور بخارا جو روس کی جیل میں دو سال شدید تکالیف برداشت کرتے رہے کیونکہ وہ روس میں تبلیغ کے لئے گئے تھے وہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک روسی افسر نے مجھ سے کہا کہ دیکھو تمہارا خلیفہ تو بہت بڑا انسان ہے، لاکھوں لوگ ان کو اپنا سردار اور روحانی پیشوا مانتے ہیں لیکن انہوں نے آپ کو بغیر پاسپورٹ روس کیوں بھجوادیا۔جبکہ انہیں معلوم تھا کہ اگر تم پکڑے گئے تو سخت تکالیف میں مبتلا ہو جاؤ گے جبکہ وہ خود قادیان میں آرام کی زندگی بسر کر رہے ہوں گے۔حضرت مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے اس کے سوال سے بہت دکھ ہوا۔مَیں نے اس کو کہا اگر تم ایک خنجر میرے پیٹ میں گھونپ دیتے تو مجھے اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنی کہ تمہارے اس سوال سے ہوئی ہے۔سپاہی کا کام صرف لڑنا اور حکم کی تعمیل کرنا ہے۔ ہر ایک آدمی تو سپہ سالار نہیں بن سکتا۔پھر سپہ سالار کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ میدانِ جنگ میں ہر سپاہی سے اس کا حال پوچھتا پھرے۔ ہزاروں لاکھوں سپاہیوں کی جان اس کی مٹھی میں ہوتی ہے۔یہ تو نہیں ہوتا کہ جہاں کوئی سپاہی زخمی ہو کر گرے تو سپہ سالار بھی وہاں پہنچ کر اس کے ساتھ وہیں گر جائے۔اگر وہ ایسا کرے گا تو اپنے فرض سے کوتاہی کرنے والا شمار ہوگا۔فوج میں ہر شخص کا اپنا مقام اور مرتبہ ہوتا ہے۔خلیفۃ المسیح کا مقام اور مرتبہ بہت بلند ہے۔ان کے حضور میں کوئی شخص اُونچی آواز سے نہیں بول سکتا۔ جب وہ گفتگو فرماتے ہیں تو کوئی شخص ان کو ٹوک نہیں سکتا۔جماعت میں سے کسی کا حق نہیں ہے کہ بغیر پوچھے ان کو ادھر اُدھر کے مشورے دے۔مجلس میں حضور اگر تشریف رکھتے ہوں تو بغیر اجازت کے بولنا درست نہیں۔خلیفہ کوئی معمولی یا عام آدمی نہیں ہوتا۔ قرآنِ کریم میں آدابِ رسالت کا ذکر متعدد جگہ پر موجود ہے۔آدابِ خلافت بھی اسی نہج پر ہیں

(ماخوذ از مولوی ظہور حسین۔مجاہد اول۔روس وبخارا۔ مؤلفہ۔کریم ظفر ملک صفحہ نمبر 105)

یہ وہ پاک نمونے ہیں ان بزرگان کے جنہوں نے بے شمار تکالیف برداشت کیں مگر خلافت سے محبت میں ترقی کرتے رہے۔ان کے ایمان مضبوط تھے اور اس طرح خدا تعالیٰ نے ان کو بھی مضبوطی عطا کی تھی۔ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

پھر خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق قائم کرنا، ان کی ہدایات پر عمل کرنا اور دعا کے لئے ان کی خدمت اقدس میں خطوط لکھنا بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔امام کی دعا مومنوں کے لئے سکینت کا موجب ہوتی ہے۔ہم احمدیوں کو اس کا روزمرہ تجربہ ہے۔اے کاش کہ باقی امت مسلمہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر خلافت کی پناہ میں آجائے۔پھر انشاء اللہ خدا تعالیٰ ان کو بھی سکینت اور تمکنت عطا کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفۃ المسیح کے دست وبازو بنائے اور حضور انور ایدہ اللہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خلافت کی برکات ہمیشہ ہمیں پہنچتی رہیں اور ان کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے۔آمین

قومی مضبوطی سے افراد بھی مضبوط ہوتے ہیں

قومی مضبوطی کے لئے ضروری ہے کہ قوم یتیموں، بیواؤں، کمزوروں اور بوڑھے لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرے اور ان کی عزت کرے۔جن قوموں میں ایک دوسرے کے حقوق کی خصوصاً کمزور طبقہ کے حقوق کی حفاظت کی جاتی ہے ایسے لوگ قربانی کرنے سے نہیں ڈرتے۔وہ جانتے ہیں کہ اگر وہ مر گئے تو قوم ان کے بچوں کو سنبھال لے گی یعنی ان سے انصاف اور احسان کا معاملہ کرے گی۔

خدا تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں یہ اصول بیان کیا ہے کہ وَلْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَکُوْا مِنْ خَلْفِھِمْ ذُرِّیَّۃً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَیْھِمْ۔فَلْیَتَّقُوْا اللّٰہَ وَلْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا(النساء:10) ترجمہ:اور جو لوگ ڈرتے ہوں کہ اگر وہ اپنے بعد کمزور اولاد چھوڑ گئے تو اس کا کیا بنے گا ان کو دوسرے یتیموں کے متعلق بھی اللہ کے ڈر سے کام لینا چاہئے اور چاہئے کہ وہ صاف اور سیدھی بات کہیں۔

ایک خاتون کے پاس ان کے سسرالی رشتہ داروں کی ایک یتیم بچی رہتی تھی۔انہوں نے اس کی شادی بہت جلدی میں کہیں کردی۔اس لڑکی کو شادی کے بعد بہت تکالیف کا سامنا ہوا۔مَیں نے اس خاتون سے پوچھا کہ آپ نے اُن لوگوں نے متعلق معلومات لی تھیں؟ ان کا رہن سہن، گھر بار دیکھا تھا؟اس نے کہا ہمارے رشتہ داروں نے دیکھا تھا۔اصل میں انہوں نے یتیم لڑکی کو لاپرواہی سے بیاہ دیا تھا۔کچھ عرصہ بعد اس خاتون کے نوجوان شوہر اچانک فوت ہوگئے۔ان کے بچے بھی یتیم ہو گئے۔اگر وہ اس یتیم بچی پہ ظلم نہ کرتیں تو شاید خدا تعالیٰ ان کے شوہر کو لمبی عمر دے دیتا۔

کئی بار وہ بچے جو یتیم ہو جاتے ہیں لوگ ان کو کمزور کر دیتے ہیں۔کئی لوگ ان کے سامنے ہی کہہ دیتے ہیں کہ ہائے! بے چارہ یتیم ہوگیا۔ایسی مایوسی پیدا کرنے والی، کمزور کرنے والی باتیں کرنے کی بجائے جس پہ ایسا صدمہ آئے اس کو کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی شوکت جہاں صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ:

’’ہماری امی کی وفات کے بعد ابّا نے ہمیں بلایا۔ ہمیں تسلیاں وغیرہ دیں اور بتایا کہ جب ان کی اُمّی یعنی ہماری دادی کی وفات ہوئی تو مَیں (طوبیٰ کی طرف اشارہ کر کے کہا) اتنا تھا۔ابّا نے ہمیں بھی یہی کہا کہ تم لوگوں نے جتنا رونا ہے ابھی رو لو۔لیکن پھر لوگوں کے سامنے نہ رونا کہ کسی کی ترس کی نگاہیں تم پڑیں۔اور کہا کہ دیکھو کل عید ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ’’عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو‘‘ یاد رکھنا تم لوگوں نے باقاعدہ تیار ہونا ہے‘‘۔

(النصرت۔سیدنا طاہر نمبر جون /جولائی 2004ء)

یتیم بچوں کو یہ بتائیں کہ انسانِ کامل یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی یتیم تھے۔ایسے بچوں کی اس طرح مدد کی جائے کہ ان کو ذلت محسوس نہ ہو اور وہ معاشرے میں باوقار طریقے سے رہ سکیں اور کوشش کریں کہ وہ بچے اپنے پر ترس کھانا نہ سیکھیں۔

جو قومیں قربانی کرنا بند کر دیں اور خودغرض ہو جائیں وہ تباہ ہو جاتی ہیں۔خدا ان کی جگہ اَور لوگ لے آتا ہے۔مضبوط اور زندہ قومیں وہ ہوتی ہیں جو ایثار کرتی ہیں اور قومی طور پہ انصاف اور احسان کا معاملہ کرتی ہیں۔ (باقی آئندہ)

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ظالمانہ کارروائیاں

ضلع بدین میں مُلاّؤں کی فتنہ انگیزی

پاکستان کے صوبہ سندھ میں واقع ضلع بدین کی احمدی خواتین نے 29/اپریل 2007ء کو مقامی مسجد میں ایک اجلاس کا اہتمام کر رکھا تھا۔اس اجلاس میں بشمول بچیوں کے 90 خواتین نے شرکت کی۔ایک خاموش اور پرسکون شام کو ہونے والا یہ دینی پروگرام جاری تھا کہ دو مُلاّؤں نے مسجد کے باہر ٹہل ٹہل کر کھوج لگانے لگے۔ان بے حیا مُلاّؤں کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی ان پردہ کی پابند خواتین کے اجلاس میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی۔دیکھتے ہی دیکھتے مسجد کے باہر مُلاّؤں کا ایک ہجوم جمع ہوگیا۔جب ان مُلاّؤں نے نفرت سے بھرپور بیہودہ نعرہ بازی کا آغاز کیا اور خوف و ہراس کی فضا میں اضافہ کیا تو خواتین نے اجلاس کی کارروائی کو روک دیا، مسجد کے دروازے کھڑکیوں کو اندر سے چٹخنی لگائی اور اللہ تعالیٰ کے حضور امن وسلامتی اور اس بلا کو ٹالنے کی دعا میں مصروف ہوگئیں۔

ان مُلاّؤں نے اپنی نعرہ بازی میں جن خطرات کا اظہار کیا ان میں سے ایک یہ تھا کہ ان خواتین نے ’مسلمان‘‘ خواتین کو بھی اپنے اس اجلاس میں مدعو کر رکھا ہے۔جوں جوں ان ملاؤں اور ان کے ہم خیالوں کا ہجوم بڑھتا گیا، مقامی پولیس اور مقامی انتظامیہ نے موقع پر پہنچ کر معاملہ کو سمجھنا چاہا۔ملاؤں کا اصرار تھا کہ وہ خود اندر جا کر دیکھنا چاہتے ہیں کہ کہیں ’’مسلمان‘‘ خواتین کو بھی تو اس اجلاس میں شامل نہ کر لیا گیا ہو۔مقامی احمدیوں نے مسجد میں باپردہ خواتین کی موجودگی کے باعث اس دخل اندازی کی اجازت دینے سے انکار کردیا۔اس پر انتظامیہ نے ایک نمائندہ وفد تیار کیا جس میں دو خواتین کونسلر بھی شامل تھیں۔وفد نے باہر آ کر اطلاع دی کہ اندر کوئی غیر احمدی خاتون نہیں۔اس پر بھی مُلاّں کی تسلی نہ ہوئی اور وہ نہایت ہٹ دھرمی سے اسی بات پر مصر رہے کہ وہ خود اندر جا کر تسلی کریں گے۔اس بے جا اصرار پر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے مُلاّؤں کو بمشکل قائل کیا کہ وہ اس جلوس کو مزید کسی بھی کارروائی سے روکیں۔ بہت پس و پیش کے بعد مُلاّں اس بات پر آمادہ ہوگئے اور اپنے چیلوں کو تحفظِ اسلام کی خاطر اس جلوس میں شامل ہونے پر شاباش دے کر رخصت ہونے کا حکم دیا۔

پانچ گھنٹہ کے اس عرصہ میں احمدی خواتین مسجد کی بالائی منزل پر واقع رہائشی حصہ میں محصور دعاؤں اور تلاوتِ قرآنِ کریم میں مشغول رہیں اور انتہا پسندوں کی کھڑی کی ہوئی اس بلا کے ٹلنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کرتی رہیں۔شام عصر کے وقت سے شروع ہونے والا یہ امتحان رات ساڑھے دس بجے کے قریب جا کر کہیں ٹلا تو جماعت نے ان خواتین کی بحفاظت گھروں کو واپسی کا انتظام کیا۔

اس معاملہ کے تین روز بعد گولارچی میں تعینات مولوی عاشق نے جماعت پر ایک من گھڑت الزام لگانے کی کوشش کی، تاہم اس کی بدنیت فطرت سے واقفیت کے باعث تھانہ کے SHO نے ایف آئی آر درج کرنے میں پس و پیش سے کام لیا۔ اِس پر اِس مُلاّں اور اس کے ہم خیال دیگر مُلاّؤں نے جمعہ کے روز مظاہرہ کرنے کی دھمکی دی۔ جمعۃ المبارک کا روز اسلامی تعلیمات میں ایک خاص تقدس کا حامل ہے، مگر انتہا پسند مُلاّں نے اسے اپنی سیاسی دکان چمکانے اور مظاہروں اور جلسوں جلوسوں کے لئے مخصوص کر لیا ہے۔مقامی انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے صورتحال پر قابو پالیا اور معاملہ مزید بگڑنے سے محفوظ رہا۔

(رپورٹ مرسلہ: آصف محمود باسطؔ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

”اک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا“

جماعت احمدیہ کی ابتدائی تدریجی اور اعجازی ترقی کی ایمان افروز روئیداد

(سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تحریرات وملفوظات کے حوالوں سے)

(ملک محمد اعظم آف ربوہ حال مقیم برطانیہ)

چھٹی و آخری قسط

(81) 26/فروری 1908ء صبح بوقت سیر بہت سے علمی اموراور نکات بیان فرماتے رہے اور پھر فرمایا:

”مَیں کثرت جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ اب اگرچہ چار لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے مگر حقیقی جماعت کے معنے یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کرلی بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہوسکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کار بند ہو۔ سچے طور سے اُن میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوجاوے۔ اور اُن کی زندگی گناہ کی آلائش سے بالکل صاف ہوجاوے“۔

(ملفوظات جلد نمبر 5صفحہ 454 جدید ایڈیشن)

(82) 10/ مارچ 1908ء بوقت سیر ایک لمبی گفتگو ہے جس کے شروع میں فرمایا۔

”دینی ضروریات کے انجام دینے کے واسطے چندوں کی ضرورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش آئی تھی۔ دیکھو ہماری جماعت جو اس وقت چار لاکھ یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ اگر اس میں سے صرف دس ہزار آدمی جو خواہ غریب کسان ہی ہوں اور اخلاص سے ضروریات دینی کے واسطے اپنے نفس پر وہ اگر آٹھ آنے ماہوار ہی مقرر کرلیں اور التزام سے ماہوار ادا کرتے رہیں تو پانچ ہزار روپیہ ماہوار کی کافی امداد دینی ضروریات کی انجام دہی کے واسطے پہنچ سکتی اور یہ امر جفاکش محنتی اور دیانتدار واعظوں کے ذریعہ سے اچھی طرح سے پورا ہوسکتا ہے جو لوگوں کو دینی ضروریات سے آگاہ کرتے رہیں“۔

(ملفوظات جلد نمبر 5صفحہ 471 جدید ایڈیشن)

(83) 2/ مئی 1908ء حضرت اقدس علیہ السلام لاہور میں مقیم تھے۔ اس روز مختلف اوقات میں لاہور سے معززین ملاقات کے لئے آتے رہے۔ مسٹر محمد علی جعفری ایم اے وائس پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور بھی ملاقات کے واسطے حاضر ہوئے تو اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ پہلے پہل جب مَیں مامور ہوا تو علماء کو دعوت دی مگر انہوں نے میری دعوت کا جواب فتویٰ میں دیا۔ پھر رؤساء کو دعوت دی مگر انہوں نے قساوت قلبی کا اظہار کیا۔ فرمایا:

”اِن کے بعد ہم نے سمجھا کہ یہ سعادت ہمیشہ ضعفاء ہی کا حصہ ہوتی ہے۔ چنانچہ ہمارا یہ خیال بالکل صحیح نکلا اور سنت قدیمہ کے بموجب ضعفاء ہی اکثر ہمارے ساتھ ہوئے جن کو نہ مولویت کا گھمنڈ اور نہ دولت کا تکبر بلکہ سادہ لوح اور پاک نفس ہوتے ہیں اور وہی خدا تعالیٰ کے بھی مقرب ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی گروہ میں سے کئی لاکھ انسان اب ہمارے ساتھ ہیں“۔

(ملفوظات جلد نمبر 5صفحہ 583 جدید ایڈیشن)

(84) 17/مئی 1908ء حضور اقدس لاہور میں قیام پذیر تھے۔ لاہور کے بہت سے معززین، رؤساء، امراء ملاقات کے لئے آئے۔ حضور نے لمبی پُر معارف تقریر فرمائی۔ اس میں ایک جگہ فرمایا:

”اِن لوگوں نے میری توہین کے واسطے جھوٹ سے، تہمت سے، افتراء سے اور طرح طرح کے حیلوں سے کام لیا اور ہماری ترقی کو روکنے کے واسطے ہم سے لوگوں کو بدظن کرنے کے واسطے سخت سے سخت کوششیں کی ہیں مگر خدا تعالیٰ کی قدرت سے بایں ہمہ ہماری ترقی ہی ہوتی گئی اور ہو رہی ہے۔ حتّٰی کہ اب چار لاکھ سے بھی زیادہ لوگ مختلف ممالک میں ہماری جماعت کے موجود ہیں“۔

(ملفوظات جلد نمبر 5صفحہ 668جدید ایڈیشن)

(85) سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام اپنی آخری کتاب ”پیغام صلح“ میں ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان سے صلح اور امن کا معاہدہ کرنے کی تحریک کرتے ہوئے اپنی جماعت کی طرف سے معاہدہ طے پاجانے کے بعد اسے توڑنے والے فریق کو تین لاکھ روپیہ تاوان کے ادا کرنے سے متعلق ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”یاد رہے کہ ہماری احمدی جماعت اب چار لاکھ سے کچھ کم نہیں ہے۔ اس لئے ایسے بڑے کام کے لئے تین لاکھ روپیہ چندہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔“

(پیغام صلح ۔ روحانی خزائن جلد نمبر23صفحہ455)

(86) 25/مئی 1908ء بمقام لاہور بوقت ظہر ایک سرحدی آیا۔ سوال و جواب ہوئے۔ اُس نے کہا آپ نے کیا اصلاح کی ہے۔ فرمایا:

”دیکھو چار لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے میرے ہاتھ پر فسق و فجور اور دیگر گناہوں اور فاسد عقیدوں سے توبہ کی۔ ....پس فلاح وہی پاتا ہے اور وہی سچا مومن کہلاتا ہے جو نیکی کو اُس کے لوازم کے ساتھ کرتا ہے۔ یہ بات اس زمانہ میں بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ پس ان اندرونی، بیرونی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے میں اپنے وقت پر آیا۔ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں تو یہ سلسلہ تباہ ہوجاوے گا۔ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں تو یاد رکھو کہ پھر مخالف ناکام رہیں گے“

(ملفوظات جلد نمبر 5صفحہ 690 جدید ایڈیشن)

26/مئی 1908ء کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ اور حضور اقدس کی قائم کردہ جماعت اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق خلافت احمدیہ کی بابرکت قیادت اور سیادت میں اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ساتھ ساری دنیا میں ترقی پر ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ اور آج دنیا کے 189 ممالک میں کروڑوں تک جماعت کا عدد جا پہنچا ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ روشنی کا یہ سفر خلافت احمدیہ خامسہ کے ولولہ انگیز اور بابرکت دور میں چار سُو وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت احمدیہ کا سچا اور وفادار غلام بنائے رکھے اور مسیح پاک علیہ السلام سے کئے گئے تمام وعدوں کو بڑی شان سے پورا فرماتا چلا جائے تا آنکہ تمام ادیان باطلہ پر اسلام کو کامل غلبہ نصیب ہوجائے۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۔اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ(آل عمران:195)۔

❁❁❁❁❁❁

بقیہ:دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

کے ساتھ والی عمارت بھی خرید لی گئی جو اب گیسٹ ہاؤس کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کی بیسمنٹ میں جماعت فرانس کے دفاتر ہیں۔ خدا کے فضل سے گزشتہ چند سالوں سے جماعت فرانس کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور مزید جگہ کی ضرورت کے پیش نظر 2006ء میں اس سے ملحقہ تیسری بڑی عمارت بھی حضور انور کی اجازت سے خرید لی گئی۔ اس طرح یہ مشن ہاؤس قریب قریب کی تین عمارتوں پر مشتمل ہے۔ ان عمارتوں کے درمیان ایک مسجد بھی زیر تعمیر ہے

حضور نو بج کر چالیس منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے آج کے پروگرام کی تفصیل دریافت فرمائی۔

صدر خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ

حضور انور نو بج کر پینتالیس منٹ پر اپنے دفتر میں رونق افروز ہوئے اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ فرانس سے میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ذیلی تنظیمیں اور جماعت اپنی سالانہ تقریبات کا کیلنڈر تیار کر کے عاملہ میں پیش کرنے کے بعد منظوری کے لئے مجھے بھجوا کریں۔ اگر کسی ذیلی تنظیم کا پروگرام کسی جماعتی تقریب سے ٹکرا رہا ہو تو ذیلی تنظیم کو اپنا پروگرام بدل لینا چاہئے۔ فرمایا کہ جماعتی تقریبات اور خلیفہ ٔوقت کی آمد کے موقع پر حفاظت کا انتظام کرنا خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری ہے۔ جب کبھی ایسا موقع آئے تو خدام لاحمدیہ پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں ذمہ داری نبھانے کا موقع دینا چاہئے۔ قبل ازیں حضور انور نے ڈیوٹی والے خادم کو کسی کو راستہ روکے ہوئے دیکھ کر صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو یہ تاکیدی ہدایت بھی فرمائی کہ ملکی قانون عام شہری کو راستے کا جو حق دیتا ہے اس کا خیال رکھا کریں اور کسی کا بھی راستہ نہ روکا کریں۔

ملاقاتیں

میٹنگ کے بعد فیملی اور انفرادی ملاقاتوں کا پہلا دور شروع ہوا جو دوپہر سوا دو بجے تک جاری رہا۔ دوسرا دور ساڑھے پانچ بجے شروع ہو کر شام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے فرانس کی قریباً پوری جماعت کو (سوائے چند ایک کے) حضور انور نے ملاقات کا شرف بخشا۔ ملاقاتوں کے دوران حضور انور نے طلباء اور خصوصاً نومبایعین کو انگوٹھیاں اور قلم بطور تبرک عطا فرمائے۔ اسی طرح دیگر ملاقات کرنے والوں نے بھی کسی نہ کسی رنگ میں اپنے آقا سے فیض پایا۔

اجتماعی بیعت

اڑھائی بجے دوپہر حضور انور نماز ظہر وعصر کے لئے مارکی میں تشریف لائے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد اجتماعی بیعت کی تقریب ہوئی۔ فرانس میں چند سالوں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا احمدیت میں داخل ہونے کا رجحان بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ آج مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے بارہ مرد وزن نے براہ راست حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بیعت لینے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

سوا نو بجے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

آج نماز فجر سے قبل موسلا دھار بارش ہوئی اور پھر سارا دن وقفے وقفے سے باران رحمت کا سلسلہ جاری رہا۔ درجہ حرارت 21 ڈگری سنٹی گریڈ رہا۔

20/اگست 2007ء:

آج فرانس میں حضور انور کے قیام کا آخری دن ہے۔ احباب جمات کے چہروں پر اداسی کے آثار نمایاں ہیں۔ 11:25 پر حضور انور زیر تعمیر مسجد کا معائنہ فرمانے کے لئے مسجد کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے۔ حضور انور نے امیر صاحب فرانس اور مکرم حفیظ صاحب جو اس تعمیری پروجیکٹ کے انچارج ہیں سے چھت کے بیم اور استعمال کئے جانے والے سریہ کے بارہ میں تفصیل پوچھی۔ قبلہ کی سمت کے بارہ میں حضور انور نے استفسار فرمایا اور فرمایا کہ قبلہ کی سمت میں کچھ فرق لگ رہا ہے۔ چنانچہ حضور نے خود صحیح سمت کا تعین فرمایا اور پھر کمپاس کے ذریعہ سمت چیک کی تو بعینہٖ وہی سمت درست نکلی جس کا حضور نے تعین فرمایا۔ حضور انور نے اس کے مطابق قبلہ درست کرنے کی ہدایات دیں اور اس کے نتیجہ میں دائیں طرف زائد بچنے والی جگہ کو صحیح مصرف میں لانے کے بارہ میں بھی ہدایات دیں۔ حضور انور نے منارہ اور گنبد کے بارہ میں بھی تفصیلات دریافت فرمائیں اور کونسل سے اجازت طلب امور کے بارہ میں رہنمائی فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور دفتر میں تشریف لے گئے اور مکرم امیر صاحب فرانس سے انتظامی امور کے بارہ میں تفصیلی میٹنگ کی۔

ہالینڈ کے لئے روانگی

حضور انور کے قافلہ کی گاڑیاں تیار ہیں اور احباب جماعت اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہیں۔ حضور احباب جماعت کے سامنے رونق افروز ہوئے اور امیر صاحب اور وہاں موجود عہدیداران کے ساتھ کچھ دیر گفتگو فرمانے کے بعد دعا کروائی اور قافلہ ہالینڈ کے لئے روانہ ہوا۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے

ہیں اور وقفے وقفے سے باران رحمت کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ فرانس سے ہالینڈ جانے کے لئے بلجیم سے گزرنا پڑتا ہے۔ قریباً دو گھنٹے کی مسافت کے بعد قافلہ فرانس کو عبور کر کے بلجیم کی حدود میں داخل ہوا۔ قریباً ساڑھے تین بجے ہائی وے پر واقعہ ایک پٹرول پمپ پر قافلہ رکا۔ حضور انور نے مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس اور حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج کو سفر کے حسن انتظام کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ کوئی بھی سفر اختیار کرنے سے پہلے اس کی صحیح منصوبہ بندی ہونی چاہئے۔ جو روٹ لینا ہو اس کا ایک دو روز پہلے خود جا کر جائزہ لے لیا کریں۔

اس کے بعد دوران سفر گاڑی میں حضور انور نے جو ڈاک ملاحظہ فرمائی تھی وہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے سپرد ہونے پر قافلہ اگلے سفر کے لئے روانہ ہوا۔ چونکہ راستہ میں رش تھا اس وجہ سے سفر کا دورانیہ کچھ لمبا ہو گیا۔ حضور انور کے قافلہ کو لینے کے لئے مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ، مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مبلغ انچارج، مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم ڈاکٹر زبیر اکمل صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم ضیاء القمر صدیقی صاحب قائمقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹی ٹیم اور دیگر عہدیداران جماعت بلجیم اور ہالینڈ کے بارڈر پر موجود تھے۔

بیت النور ننسپیت میں آمد اور والہانہ استقبال

احباب جماعت سڑک کے دونوں اطراف کھڑے اپنے آقا و امام کو خوش آمدید کہنے کے لئے چشم براہ ہیں۔ خواتین اور بچیاں الگ مشن ہاؤس کے احاطہ میں منتظر ہیں۔ پونے آٹھ بجے حضور انور کی گاڑی مشن ہاؤس کے سامنے رکی۔ بچیوں نے نغمے اور ترانے گا کر اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ حضور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ رہائش گاہ کے سامنے کی سیڑھیوں پر رونق افروز ہو کر اپنے عشاق پر پیار بھری نگاہ ڈالی۔ مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ ابھی نماز ظہر و عصر ادا کریں گے۔ حضور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے اور آٹھ منٹ پر مسجد میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مستورات کی رہائشگاہ اور باہر لان میں کروائے جانے والے کام کا معائنہ فرمایا۔ 9:15 منٹ پر نماز مغرب و عشاء حضور نے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مکرم امیر صاحب سے کل کے پروگرام کے بارہ میں تفصیلات دریافت فرمائیں اور مکرم منیر احمد صاحب جاوید کو اس بارہ میں ہدایات سے نوازا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کی آمد سے قبل جو ڈاک یہاں جمع ہو چکی تھی وہ حضور انور کے ملاحظہ کے لئے رہائشگاہ پر پہنچائی گئی۔ یہاں کا موسم بڑا خوشگوار ہے اور درجہ حرارت 21 درجہ سنٹی گریڈ ہے۔

21/اگست 2007ء:

آج ہالینڈ میں حضور انور کے قیام کا دوسرا دن ہے۔ صبح پانچ بج کر 20 منٹ پر حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔ چھ بج کر پینتیس منٹ پر سورج نے اپنی چہرہ نمائی کروائی۔ بڑا دلکش منظر ہے۔ دوپہر تک دھوپ نکلی رہی اور موسم نہایت خوشگوار رہا۔ گیارہ بجے حضور انور نے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری اور پھر اس کے بعد خاکسار ایڈیشنل وکیل المال کو دفتر میں یاد فرمایا اور بعض مفوضہ امور کے بارہ میں رپورٹ لی اور مزید ہدایات سے نوازا۔

ساڑھے گیارہ بجے ہاتھ میں چھڑی، گول ٹوپی اور ہلکے بسکٹی رنگ کی شلوار قمیص میں ملبوس ۔

بانٹنے فیض کے پیمانے سے
وہ چلے سیر کے بہانے سے

اس کے بعد حضور انور باہر تشریف لائے اور 45 منٹ تک قریباً 5 کلومیٹر کے ایریا کو قدم بوسی کی سعادت بخشی۔ دو بجے نماز ظہر و عصر پڑھائی اور تین بجے اپنے قافلہ کے ساتھ Dolfinarium کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچنے پر Dolfinarium کے پریس آفیسر اور ایجوکیشنل کوارڈینیٹر نے حضور انور کا استقبال کیا اور بطور گائیڈ ساتھ ساتھ رہے۔ چونکہ چھ بجے مشن ہاؤس میں ملاقاتوں کا پروگرام تھا اس لئے حضور انور خاص خاص حصوں کو دیکھ کر مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔

Dolfinarium

Harderwijk شہر جس کی آبادی دو لاکھ ہے اور اس میں بہت سے ترک بھی آباد ہیں، ننسپیت سے دس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں Dolfinarium واقع ہے۔ یہ جگہ سمندر سے حاصل کردہ زمین ہے اور اس کے اردگرد کا سمندر ایک جھیل کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ Dolfinarium میں Dolphins مچھلی کی مختلف اقسام کے علاوہ اور بھی قریباً دس اقسام کے سمندری جانور رکھے گئے ہیں۔ ان سے مختلف قسم کرتب دکھائے جاتے ہیں۔ Dolphins کے کرتب سیاحوں کی زیادہ دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔ اس میں Dolphins کا ہسپتال بھی ہے۔ Dolfinarium کی بہت سی دلچسپیوں کے علاوہ چند دلچسپیاں بچوں کے لئے مخصوص ہیں۔ اس کا ایک خاص حصہ وہ ہے جو کھلے پانی کا Aquarium ہے جس میں کھڑے ہو کر شیشے میں سے Dolphin اور دوسرے سمندری جانوروں کو تیرتا ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ Dolfinarium کے تمام حصوں کو دیکھنے کے لئے کم از کم ایک دن درکار ہوتا ہے۔ اس کو قائم ہوئے قریباً 38 سال ہو چکے ہیں۔ Dolfinarium عموماً مارچ سے اکتوبر تک کھلا رہتا ہے۔ قریباً ایک ملین لوگ سالانہ اسے دیکھنے کے لئے یہاں آتے ہیں۔ Dolphin ایک ایسی مچھلی ہے جسے بآسانی سدھایا جا سکتا ہے۔ جنگی مقاصد کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے اور یہ انسان سے بہت جلد مانوس ہونے والا جانور ہے۔

ملاقاتیں

چھ بجے بیت النور میں ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو نو بجے تک جاری رہا۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

22/اگست 2007ء:

آج ہالینڈ میں حضور انور کے قیام کا تیسرا دن ہے۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے بیت النور میں نماز فجر پڑھائی۔ جماعت ہالینڈ نے Delta Project کی سیر کا پروگرام رکھا ہوا تھا۔

صبح ساڑھے دس بجے روانگی ہوئی۔ 1:15 منٹ پر Delta Project پہنچے۔ اس سفر کے دوران حضور انور نے اپنی گاڑی میں ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

Delta Project ہالینڈ کے صوبہ Zeeland میں واقع ہے جو کہ مشن ہاؤس ہیگ سے 150 کلومیٹر اور ننسپیت سے 250 کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع ہے۔ 1953ء میں صوبہ ذی لینڈ میں ایک سمندری طوفان آیا تھا اور پانی خشکی پر چڑھ آیا تھا جس نے بڑی تباہی مچائی اور ہزاروں کی تعداد میں افراد موت کا شکار ہوگئے۔ مستقبل میں اس قسم کی تباہی سے بچنے کے لئے Delta Project بنایا گیا۔ اس منصوبہ کے تحت سمندر کے اندر ایسے مقامات پر جہاں سے طوفان کے نتیجہ میں پانی اندر آ سکتا ہے بہت مضبوط بند بنائے گئے ہیں۔ اور ان کے اندر لوہے کے مضبوط دروازے ہیں جو عام حالات میں کھلے رہتے ہیں اور پانی آتا جاتا رہتا ہے۔ طوفان کی صورت میں یہ دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور پانی اندر نہیں آ سکتا۔ کنکریٹ اور سیمنٹ کے بنے دیوہیکل ستونوں پر مشتمل یہ بند اپنی مثال آپ ہے۔ یہ جگہ دیکھنے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں سیاح یہاں پر آتے ہیں۔

حضور انور جب یہاں پہنچے تو انتظامیہ نے VIP کے طور پر آپ کا باہر استقبال کیا اور ایک خصوصی گائیڈ دیا جس نے متعلقہ جگہوں کی سیر کروائی۔ آج صبح سے موسم ابر آلود تھا لیکن جب حضور یہاں پہنچے تو موسم خوشگوار ہو گیا۔ کھلے سمندر سے آنے والی تیز ہوا اور اوپر سے دھوپ خوب مزا دے رہی تھی۔ سیر مکمل کرنے کے بعد Delta Project کی انتظامیہ کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا گیا اور حضور انور سے Visitor's Book میں ریمارکس تحریر کرنے کی درخواست کی اور اس کے لئے کتاب کے بائیں طرف والا صفحہ مخصوص کیا۔ اس پر حضور نے انگریزی میں جو ریمارکس تحریر فرمائے ان کا ترجمہ یہ ہے:

”مجھے Delta Project دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ Dutch انجینئروں کا ایک عظیم کارنامہ ہے مگر انسان کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے منصوبے انسانی منصوبوں سے بہت بہتر ہوتے ہیں۔ اس لئے انسان کو اپنی زندگی بچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے خالق حقیقی کو ہمیشہ یاد رکھے“۔

حضور انور کے ان ریمارکس کے بعد Delta Project کے منتظم نے درج ذیل ریمارکس تحریر کئے:

”یہ بات میرے لئے باعث فخر و عزت ہے اور مَیں خوش قسمت انسان ہوں کہ مجھے آپ جیسے عظیم مہمان کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا ہے۔ مَیں آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے نیک تمنائیں رکھتا ہوں۔ ہمیں مل جل کر دنیا کی بھلائی کے لئے ویسے ہی کام کرنا چاہئے جیسا کہ آپ کر رہے ہیں“۔

کھانے کے بعد وہاں ریسٹورنٹ کے ایک ہال میں نماز ظہر و عصر کا انتظام کیا گیا۔ عام طور پر وہاں میوزک بجتا رہتا ہے مگر اس دوران انتظامیہ نے اسے بند کر دیا۔ منتظمین نے قبلہ کا تعین کیا ہوا تھا۔ حضور انور جب تشریف لائے تو قبلہ رخ کا جائزہ لیا اور معمولی فرق کی نشاندہی پر درست سمت کا تعین فرمایا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد باقی کچھ حصوں کی سیر کی۔ پانچ بجے وہاں سے واپسی ہوئی۔ حضور انور نے روانگی سے قبل وہ ڈاک جو آتی دفعہ گاڑی میں ملاحظہ فرمائی تھی مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے سپرد کروائی۔ سات بجے شام بیت النور میں واپسی ہوئی۔ اس کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جو نماز مغرب و عشاء تک جاری رہا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ اس دوران جو ڈاک جمع ہوئی تھی وہ حضور انور کی رہائشگاہ پر پہنچائی گئی۔

23/اگست 2007ء:

ہالینڈ میں حضور انور کے قیام کا چوتھا دن ہے۔ حضور انور نے ساڑھے پانچ بجے نماز فجر پڑھائی اور نماز ظہر تک اپنے متفرق دفتری امور میں مصروف رہے۔ اس دوران حضور انور نے از راہ شفقت اپنے قافلہ کے ممبران کو اپنی مرضی کی شاپنگ وغیرہ کے لئے جانے کی اجازت عطا فرمائی۔ دو بجے نماز ظہر و عصر حضور انور نے بیت النور میں پڑھائی۔ چار بج کر 25 منٹ پر حضور انور اچانک اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ دست مبارک میں عصا تھامے پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے اور قریباً ایک گھنٹہ کے دوران چھ کلومیٹر کے راستوں کو اپنے مبارک قدموں سے برکت بخشی۔

ملاقاتیں

واپس آ کر پونے چھ بجے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بیت النور اور مشن ہاؤس میں آج بہت گہما گہمی تھی۔ بچے، بوڑھے، نوجوان مرد و زن جو اپنے آقا سے ملنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے ان کے چہروں پر خوشیاں پھوٹ رہی تھیں۔ آج عالمی عدالت انصاف کی Criminal Branch کے ایک جج نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

جماعت ہالینڈ نے آج شام باربی کیو کا انتظام کیا ہوا تھا۔ حضور انور نے اپنے ممبران قافلہ اور ہالینڈ کی جماعتوں سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے مہمانوں کے ساتھ تشریف فرما ہو کر کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں و راس کے بعد اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ اس دوران جمع ہونے والی ڈاک ملاحظہ کے لئے حضور انور کی رہائشگاہ پہنچا دی گئی۔

آج موسم ابر آلود ہونے کے باوجود خوشگوار رہا۔ اور درجہ حرارت 21 سنٹی گریڈ رہا۔

24/اگست 2007ء:

آج ہالینڈ میں حضور انور کے قیام کا پانچواں دن ہے۔ حضور انور نے ساڑھے پانچ بجے نماز فجر پڑھائی۔ جمعۃ المبارک کی ادائیگی اور ملاقات کے لئے آئے ہوئے مہمانوں کا صبح سے ہی مشن ہاؤس میں آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور آج کا روز، روز عید لگ رہا تھا۔ مسجد بیت النور کے باہر خالی جگہوں پر شامیانے لگا کر زائد انتظام کیا گیا ہے۔

خطبہ جمعہ

دو بج کر دس منٹ پر حضور انور نماز جمعہ کی ادئیگی کے لئے تشریف لائے۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ النحل کی آیت نمبر 46 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ آج مادیت پسندی کی وجہ سے انسان بعض اخلاقی قدروں سے اور مذہب سے دور اور خدا سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ تمام وہ نعمتیں جس سے انسان فائدہ اٹھا رہا ہے وہ خدا کی پیدا

کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ سے انہیں انسان کے تابع کیا ہے اور پھر اسی اشرف المخلوقات کو دماغ دیا ہے۔ اس سے وہ نت نئی ایجادیں، سہولت اور حفاظت کے سامان کر رہا ہے۔ پس یہ بات ایسی ہے جو انسان کو اس بات کی طرف توجہ دلانے والی بننی چاہئے کہ وہ اپنے خدا کا شکر گزار بنے اور اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنے والا ہو۔ خدائے واحد کی عبادت کرنے والا ہو جس نے تمام نظام پیدا کیا اور انسان کی خدمت پر لگایا۔ لیکن بہت کم ایسے ہیں جو حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے جو اس کے خلاف جارہے ہیں۔ اور مادیت پسندی میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ مذہب سے تعلق نہیں رہا بلکہ مذہب سے مذاق اور انبیاء سے استہزاء کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ لوگ بھی اور وہ لوگ بھی جو خدا کے تصور کو نہ ماننے والے ہیں زیادہ تر اسلام اور مسلمانوں کی مثالیں پیش کر کے اسے تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ بعض سے تو اسلام اور آنحضرتؐ سے بغض اور کینے کا اظہار اس قدر ہوتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ مغرب جو اپنے آپ کو بڑا ترقی یافتہ، آزادی کا علمبردار اور دوسروں کے معاملے میں دخل نہ دینے کا دعویٰ کرتا ہے یہاں ایسے لوگ ہیں جو اخلاق کی تمام حدیں پھلانگ گئے ہیں اور اسلام دشمنی نے ان کو بالکل اندھا کر دیا ہے۔

فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ مذہب اور خدا کی ذات کا صحیح تصور پیش کرنے والی اگر کوئی تعلیم ہے تو صرف اور صرف اسلام کی تعلیم ہے۔ فرمایا کہ یہاں ہالینڈ میں ایک سیاسی لیڈر Geert Wilders نے اسلام، بانیٔ اسلام اور قرآن کریم کے خلاف اپنے بغض اور کینے کا اظہار کیا ہے۔ حضور انور نے قرآن کریم کی آیات کا حوالہ دے کر ولڈرز کے اعتراضات کا تفصیل سے جواب دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ڈچ قوم ایسی ہے کہ یہاں شرفاء اور اچھے لوگ بھی ہیں جنہوں نے ولڈرز کے بیانات کو ناپسند کیا ہے۔ حضور نے بعض شخصیات کے بیانات کا تذکرہ بھی فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ جہاں مخالفین کے اعتراضوں کا رد کریں وہاں ایسے لوگوں کا شکریہ بھی ادا کریں جو ابھی تک اخلاقی قدریں رکھے ہوئے ہیں۔ فرمایا عوام کو بتائیں کہ اصل سکون خدا کی طرف آنے میں ہے جو تمام قدرتوں کا مالک ہے۔ مذہب سے دور جانے والے اور خاص طور پر اسلام سے استہزاء کرنے والوں کے پیچھے نہ چلو۔ اللہ حد سے گزرنے والوں کی پکڑ بھی کرتا ہے۔ Wilders کو بھی بتائیں اور عام مسلمانوں کو بھی بتائیں کہ اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دو۔ اللہ کی غیرت کو نہ بھڑکاؤ۔ آج کل طوفان زلزلے تمہیں وارننگ دے رہے ہیں کہ حد سے زیادہ بڑھنے والے اس کی لپیٹ میں بھی آسکتے ہیں۔ حضور نے اس سال دنیا میں آنے والی آفات کے اعداد و شمار بھی پیش کئے اور 1953ء میں ہالینڈ میں آنے والے طوفان کا بھی ذکر کیا۔

حضور انور نے فرمایا ہر احمدی کا فرض ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں اتمام حجت کے لئے کمربستہ ہو جائے۔ آخر پر حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل دو جلالی اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں''۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ''۔

آخر پر حضور نے فرمایا کہ اللہ ہمیں بھی خدا کی حقیقی پہچان کی توفیق دے اور دنیا کو بھی اس واحد خدا کی پہچان کرنے والا بنائے تا اس واحد یگانہ خدا کے عذاب کی بجائے اس کے رحم کو حاصل کرنے والے بنیں۔

اس کے بعد خطبہ ثانیہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

ملاقاتیں

پانچ بجے شام حضور اپنے ممبران قافلہ کے ہمراہ مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ کی درخواست پر ان کے نئے خرید کردہ گھر تشریف لے گئے۔ اور پھر وہیں سے مکرم عبدالباسط صاحب صدر جماعت نن سپیت کے گھر پیدل تشریف لے جا کر برکت بخشی۔ چھ بجے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو نماز مغرب وعشاء تک جاری رہا۔ حضور انور کے ہالینڈ کے قیام کے دوران ہالینڈ کی جماعت کے قریباً ہر فرد نے ملاقات کا شرف حاصل کر کے حضور سے فیض پایا۔

تقریب آمین

نماز مغرب وعشاء کے بعد آٹھ بچوں کی تقریب آمین ہوئی جن کے نام یہ ہیں:

صہیب اکمل صاحب، طٰہٰ شکیل صاحب، دانیہ ساجد صاحبہ، رابعہ عرفان صاحبہ، حسن بٹ صاحب، عبدالباقی باسط صاحب، عدیل حق صاحب، آمنہ چغتائی صاحبہ۔

حضور انور نے دعا کروائی اور ان تمام بچوں کو اپنے دستخطوں کے ساتھ قرآن کریم عطا فرمائے اور بچوں کو نصیحت فرمائی کہ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کیا کریں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ اس دوران جمع ہونے والی ڈاک حضور کی رہائشگاہ پر پہنچائی گئی۔ آج موسم خوشگوار رہا۔ کہیں کہیں بادل نظر آئے، زادہ تر دھوپ نکلی رہی۔

25/اگست 2007ء:

حضور انور نے ساڑھے پانچ بجے صبح نماز فجر مسجد بیت النور میں پڑھائی۔ سات بج کر پندرہ منٹ پر اپنے مخصوص انداز سے دست مبارک میں عصا تھامے سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کی سیر کے بعد حضور انور نے واپس بیت النور مشن ہاؤس میں لجنہ ہال، بک سٹور اور کچن کا تفصیلی دورہ فرمایا۔ اور لندن سے آئے ہوئے مکرم عباس احمد خان انجینئر صاحب جو یہاں کے تعمیراتی کاموں کی نگرانی کرتے ہیں کو ہدایات سے نوازا۔ لجنہ کے فنکشنز کے دوران ایک رہائشی جگہ کی ضرورت تھی جس کے لئے عمارت کے ایک حصہ کو اس میں تبدیل کیا جارہا ہے۔

ہالینڈ سے جرمنی کے لئے روانگی

آج ہالینڈ سے جرمنی کے لئے روانگی کا دن ہے۔ قافلے کی گاڑیاں تیار ہو رہی ہیں۔ جماعتوں سے آئے ہوئے مہمان بھی اپنے اپنے گھروں میں واپسی کی تیاری میں مصروف ہیں۔ ماحول میں ایک اداسی کی کیفیت ہے آسمان بالکل صاف ہے اور درختوں سے دھوپ چھن چھن کر آرہی ہے۔

11:05 منٹ پر حضور انور سفر پر روانگی کے لئے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور الوداع کہنے کے لئے جمع احباب کے درمیان رونق افروز ہوئے۔ ڈیوٹی دینے والے کارکنان کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا اور پھر اس کے بعد حضور انور مستورات کی طرف تشریف لے گئے۔ دعا کروائی اور قافلہ جرمنی کے لئے روانہ ہوا۔

ایک بج کر چالیس منٹ پر وہ مقام آگیا جہاں ہالینڈ اور جرمنی کا بارڈر ہے۔ یہاں پر جماعت ہالینڈ سے آئے ہوئے احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کو الوداع اور جرمنی کے قافلے نے خوش آمدید کہنا ہے۔ اس موقع پر اداسی اور خوشی کے مخلوط جذبات کی کیفیت کا اندازہ صرف شمع خلافت کا ایک پروانہ ہی کرسکتا ہے۔ حضور انور کی گاڑی رکنے پر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اسی طرح ان کے ساتھ آئے ہوئے احباب نے بھی حضور انور سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ مکرم ھبۃ النور فرحاخن اور ان کے ساتھ آئے ہوئے احباب نے بھی آگے بڑھ کر حضور انور کو الوداعی سلام کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ قریباً پندرہ منٹ تک حضور انور امیر صاحب ہالینڈ اور امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرماتے رہے اور پھر اپنی گاڑی میں سوار ہو گئے۔ ہالینڈ کی جماعت کی گاڑی لیڈنگ پوزیشن سے ہٹی اور جرمنی کی گاڑی نے اس کی جگہ لے لی اور قافلہ اگلے سفر کے لئے روانہ ہوا۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق مکرم صدیق احمد صاحب ڈوگر آف آخن کی درخواست پر ان کے نئے گھر میں رکنا ہے سوا دو بجے دوپہر قافلہ یہاں پہنچا۔ ڈوگر خاندان کے افراد نے ''یہ روز کرمبارک سبحان من یرانی''، نظم پڑھ کر حضور انور کا استقبال کیا۔ سب سے پہلے حضور انور نے نماز ظہر وعصر پڑھائی۔ نماز کا انتظام ڈوگر صاحب کے گھر سے باہر ساتھ والے لان میں کیا گیا تھا۔ اس کے بعد کھانا ہوا۔ حضور انور گھر کے کمروں میں تشریف لے گئے اور برکت بخشی۔ تین بج کر پچپن منٹ پر حضور نے دعا کروائی اور قافلہ فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

بیت السبوح فرینکفورٹ میں آمد اور پرجوش استقبال

چھ بجے شام حضور انور ایدہ اللہ کی گاڑی مشن ہاؤس بیت السبوح میں عقبی گیٹ سے داخل ہوئی۔ فضا میں نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے۔ خوش الحان نغمے اور ترانے گونج اٹھے۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ایک وقف نو بچے عزیزم تحسین احمد نے حضور انور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ دورویہ کھڑے جم غفیر کے درمیان سے گزرتے ہوئے حضور انور نے اپنے عشاق پر پیار کی نظر فرمائی اور اپنے دست مبارک ہلا ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دیا۔ اس دوران حضور انور نے وہاں کھڑے مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی کو شرف مصافحہ بھی عطا فرمایا۔ مشن ہاؤس کے اندر پہنچنے پر حضور انور نے تیسری منزل پر ہونے والے تعمیراتی کام کا ایک نظر سے جائزہ لیا اور پھر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور نے مستورات کی رہائشگاہ اور لائبریری کا معائنہ فرمایا اور مسجد بیت السبوح میں تشریف لائے۔ پہلی صف میں بیٹھے ہوئے ہمسایہ ممالک سے آئے ہوئے مبلغین کا مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی نے حضور انور سے تعارف کروایا۔ اور مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مبلغ سلسلہ مالٹا سے حضور انور نے مختصر گفتگو فرمائی۔ ٹھیک آٹھ بج کر پینتالیس منٹ پر نماز مغرب وعشاء پڑھانے کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری نے اس عرصہ کے دوران جمع ہونے والی تمام ڈاک تیار کر کے حضور انور کے ملاحظہ کے لئے رہائشگاہ بھجوائی۔ آج سارا دن دھوپ نکلی رہی اور موسم نہایت خوشگوار رہا۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁

watch MTA live

audio and video broadcast

❁❁❁

Weekly sermons in Urdu / English

❁❁❁

Questions & Answers and much much more

❁❁❁

Now you can buy Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line using Master Card or Visa

❁❁❁

Visit our official website

www.alislam.org

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسیؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17 و 18/دسمبر 2005ء میں حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسیؓ کی ایمان افروز آپ بیتی شائع ہوئی ہے جو حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد پر تحریر کرکے شائع فرمائی تھی۔

حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحبؓ مدراس کے ایک مشہور تاجر خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب ''فتح اسلام'' کے ذریعہ سے حضورؑ کے دعاوی کا علم ہوا۔ بعض اور کتب بھی مطالعہ میں آئیں۔ چنانچہ حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری کی رفاقت میں 2/جنوری 1894ء کو قادیان پہنچے اور 11/جنوری 1894ء کی شام ہر دو احباب نے بیعت کرلی۔ آپؓ کے نام حضورؑ کے مکتوبات سے اُس محبت کا اندازہ ہوسکتا ہے جو حضورؑ کو آپؓ سے تھی۔ مثلاً ایک خط یوں شروع فرمایا: ''مشفق مکرمی ہمارے بہادر پہلوان حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ''۔ ایک دوسرے مکتوب کی ابتدا یوں ہوتی ہے: ''مخلص و محبّ یک رنگ حاجی سیٹھ اللہ رکھا عبدالرحمٰن سلمہ''۔

اسی طرح اپنے مخلص خادم کے نام لکھے گئے چند خطوط کی عبارات کے نمونہ ملاحظہ کیجئے:

☆ ''کل بذریعہ تار مبلغ یکصد روپیہ مرسلہ آنمکرم مجھ کو پہنچ گئے ہیں۔ جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء واحسن الیکم فی الدنیا و العقبیٰ. یہ ایک الطاف رحمانیہ ہے اور قبولیت خدمت کی نشانی ہے کہ آپ کی خدمات مالی سے اکثر پیش از وقت مجھ کو خبر دی جاتی ہے''۔

☆ ''جس قدر آپ اس محبت کے جوش سے جو بندگان خدا کو خدا تعالیٰ کی راہ میں ہوتے ہیں خدمت مالی کررہے ہیں اس عوض ہماری یہی دعا ہے کہ خداوند کریم و رحیم آپ کو دنیا و آخرت میں لازوال رحمتوں سے مالا مال کرے اور ہر ایک امتحان اور ابتلاء سے بچاوے۔ آمین ثم آمین''۔

☆ ''اس روپیہ کے پہنچنے سے تخمیناً سات گھنٹے پہلے مجھ کو خدائے عزوجل نے اس کی اطلاع دے دی۔ سو آپ سے راضی ہے۔ اس کی رضا کے بعد اگر تمام جہان ریزہ ریزہ ہوجائے تو کچھ پرواہ نہیں یہ کشف اور الہام آپ ہی کے بارہ میں مجھ کو دو دفعہ ہوا ہے۔''

☆ ''اللہ جل شانہ آنمکرم کو للّٰہی خدمات کا دونوں جہاں میں اجر بخشے اور آپ کو محبت میں...... ترقیات عطا فرماوے اور آپ کے ساتھ ہو۔ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں کہ اپنی کسی کتاب میں محض بھائیوں کے دعا کیلئے آنمکرم کی دینی خدمات کا کچھ حال لکھوں کیونکہ اس میں دوسروں کو نمونہ ہاتھ آتا ہے۔......''۔

☆ ''الحمدللہ و المنت آپ میں ...... اخلاص اور صدق کا رنگ پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کا نگہبان ہو اور تمام مکروہات سے آپ کو محفوظ رکھے۔.....''

☆ ''......میں چندروز سے بعارضہ درد پہلو اور تپ اور کھانسی بیمار ہوں اور آپ کی نہایت محبت اس خط کے لکھنے کا موجب ہوئی۔ ورنہ میں اپنے ہاتھ سے بباعث ضعف کے خط نہیں لکھ سکتا......''۔

☆ ''انشاء اللہ سفر سے واپس آکر برابر چالیس روز تک دعا کروں گا۔ اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حالت پر رحم فرمادے۔ آپ حمایت سلسلہ میں ایسے سرگرم ہیں کہ دل وجان سے آپ کیلئے دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے آپ تسلی رکھیں کہ بہت ہی توجہ سے آپ کیلئے دعا کی جاتی ہے......''

☆ ''آپ کیلئے میرے دل میں عجیب جوش تضرع اور دعا ہے اگر عمیق مصالح جس کا علم بشر کو نہیں ملتا توقف کو نہ چاہتیں تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید تھی کہ اس قدر توقف ظہور میں نہ آتا۔ بہرحال میں آپ کی بلاؤں کے رفع کیلئے ایسا کھڑا ہوں جیسا کوئی شخص لڑائی میں کھڑا ہوتا ہے۔ خداداد قوت استقلال اور ثابت قدمی اور صدق اور یقین کے ہتھیاروں سے اور عقد ہمت کی پیش قدمی سے اس میدان میں خدا تعالیٰ سے کامیابی چاہتا ہوں..... آپ کو وہ اخلاص بخشا ہے کہ جو وفادار جاں نثار جوانمرد میں ہوتا ہے۔ میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ بوجہ اس کے آپ ہر وقت مالی امداد میں مشغول رہتے ہیں۔ اس لئے ایسے چندہ سے آپ مستثنیٰ ہیں۔ آپ کا بہت چندہ پہنچ چکا ہے۔''

حضور علیہ السلام نے حضرت سیٹھ صاحبؓ کو بعض خطوط میں لکھا کہ اپنی نہایت شدید تکلیف کے باوجود بھی حضورؑ آپؓ کے لئے دعا کرتے رہے۔ حضورؑ نے آپؓ کو صدر انجمن احمدیہ کا ٹرسٹی بھی مقرر فرمایا۔

حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحبؓ مدراسی نے اپنی آپ بیتی میں بیان فرمایا کہ مَیں بچپن ہی سے صحبت صالحین کی تلاش میں رہتا اور اکثر ایسے بزرگوں کو مہمان بناکر گھر بھی لے آتا۔ چودہ سال کی عمر میں شادی ہوئی لیکن دل باطنی صفائی کی طرف ایسا مائل تھا کہ ساری رات مصلّے پر گزر جاتی۔ تنہائی کی تلاش رہتی۔ دو تین سال گزرے تو میرے چھوٹے بھائی زکریا کی بھی شادی ہوگئی۔ پھر میرے والدین سارے کنبہ کو لے کر حج کے لئے چلے گئے۔ وہاں حج کے بعد میرے والد کا انتقال ہوگیا تو سارا بوجھ میرے سر پر آپڑا۔ چچازاد وغیرہ میں جو اتفاق تھا وہ بھی کم ہی رہ گیا اور مَیں اتنے بڑے کاروبار کو کسی شناسائی کے بغیر سنبھالنے کی کوشش میں لگ گیا۔ آہستہ آہستہ شعور بیدار ہونے لگا اور اچھے بُرے کی تمیز بھی آنے لگی۔ میرا بھائی زکریا میرے ساتھ رہا، بڑے بھائی حاجی ایوب نے راہنمائی کی، باقی سب الگ ہوگئے۔ اسی دوران تجارت میں بڑی خوفناک حالت پیدا ہوئی۔ زوال ناموس کا دھڑکا رہنے لگا۔ 1891ء اور 1892ء میں دو لاکھ روپے کا خسارہ برداشت کرنا پڑا۔ منہ سے شکوہ بھی نکلتا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ٹھوکر سے بچالیا۔ البتہ ایسی حالت تھی کہ موت کو زندگی پر ترجیح دیتا تھا۔ اسی اثناء میں بڑے بھائی کی وفات ہوگئی اور چھوٹا بھائی شدید بیمار ہوگیا تو اُسے تبدیلی آب و ہوا کے لئے بنگلور لے گیا۔ پھر میں ہفتہ میں دو دن بنگلور جاتا تھا۔ ایک بار وہاں میرا چھوٹا بھائی صالح ایک کتاب لایا اور بتایا کہ یہ کتاب سننے اور پڑھنے کے قابل ہے۔ یہ ''فتح اسلام'' تھی۔ ہم سب سننے والوں کے دل اس کلام کی صداقت کے قائل ہوگئے تھے۔ اگرچہ مجھے مسیحیت کے دعویٰ پر کچھ تعجب سا رہا۔

اگلے ہی روز ساری کتابیں بھجوانے کے لئے خط لکھ دیا جو آگئیں۔ اسی اثناء میں لکھنؤ کے ایک اخبار میں شائع ہوا کہ مرزا غلام احمد دعویٰ مسیحیت سے دستبردار ہوگئے ہیں۔ یہ پڑھ کر اتنا صدمہ ہوا کہ ساری کتابیں ایک طرف ڈال دیں۔ اسی اثناء میں بمبئی جانا پڑا تو معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط ہے۔ چنانچہ پھر خوشی خوشی کتابیں پڑھنا اور پڑھانا شروع کردیا۔ پھر کسی کا ساتھ ڈھونڈنے لگا جسے لے کر قادیان جاسکوں۔ ایک مولوی صاحب سے ذکر کیا کہ اُن کے اخراجات میرے ذمہ ہوں گے، وہ قادیان چلے چلیں تو مرزا صاحب سے آمنے سامنے بات ہوسکے گی۔ لیکن اُن کو مخالفت میں زیادہ فائدہ نظر آیا اس لئے میری بات پر دھیان نہ دیا۔ پھر مجھے مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری یاد آگئے۔ رات خدا تعالیٰ سے دعا کہ مَیں ارادہ کرچکا ہوں، اب جو میرے لئے بہتر ہے، وہی کر۔ اگلی صبح ناشتہ کرکے گھر سے باہر نکلا تو ڈاکیہ نے رسالہ ''الحق'' دیا جس میں پہلے صفحہ پر پیر صاحب جھنڈے والے کا واقعہ اور عبداللہ عرب صاحب کا حضورؑ کے پاس حاضر ہونے کا ذکر تھا۔ چنانچہ میرا عزم صمیم ہوگیا۔

مدراس سے بمبئی پہنچا۔ مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری کو ہمراہ لیا۔ انہوں نے استخارے بھی کئے اور قرآن سے فال بھی نکالے۔ ہر پہلو یہی جواب ملا کہ چلے چلیئے۔ تاہم وہ یہی کہتے رہے کہ مرزا صاحب بڑے نیک آدمی ہیں مگر اُن کا یہ دعویٰ اُن کی ظاہری وجاہت سے بہت کچھ بڑھا ہوا ہے۔ جب ہم امرتسر پہنچے تو وہاں مولوی محمد حسین بٹالوی کا ایک چیلا مل گیا۔ اُس کو بڑی جھڑکیاں دے کر دفعان کیا۔ بٹالہ پہنچے تو وہاں بھی ایک سدّ راہ ہوا لیکن زیادہ جرأت نہ کرسکا۔ ہم یکّہ لے کر قادیان پہنچے۔ وہاں پہنچتے پہنچتے دل پر ایک خاص پُرلذّت کیفیت طاری ہوگئی۔ کچھ دیر بعد حضور اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو چہرہ مبارک پر نظر پڑی۔ حلفاً گزارش کرتا ہوں کہ حضورؑ کا سراپا ایک نور مجسم نظر آیا اور مَیں آنکھ بند کرکے دست بوسی کرنے لگا۔ جوش محبت سے آنسو نکل پڑے۔ اندر ہی اندر مولوی حسن علی صاحب کو ملامت کرتا تھا کہ انہوں نے حضورؑ کی وجاہت کیا بتلائی تھی اور یہاں کیا کچھ نظر آرہا ہے۔ اور منتظر تھا کہ حضورؑ یہاں سے تشریف لے جائیں تو اُن کی خبر پورے طور سے لوں۔ جونہی حضورؑ اندر تشریف لے گئے تو مولوی صاحب نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خدا کی قسم یہ وہ مرزا نہیں جن کو کچھ برس پہلے میں نے دیکھا تھا، یہ تو کوئی اَور ہی وجود نظر آرہا ہے۔ اور مجھے کہا کہ بے شک تم بیعت کرلو۔ میری اپنی حالت یہ تھی کہ اگر اُن کا مشورہ برخلاف بھی ہوتا تو بھی حلقہ بگوش ہوئے بغیر اس مبارک آستانہ سے جدا نہ ہوتا۔ پھر دو روز بعد بیعت کرلی اور پھر دو مزید دن ٹھہر کر روانہ ہوئے اور ایک ماہ تک پھرتے پھراتے مدراس پہنچ گئے۔

مدراس میں میرے جاتے ہی مخالفت کی آگ بہت تیز ہوگئی۔ لیکن مجھے بیعت سے کیا فائدہ ہوا۔ یہ کہ ایسی بُری عادتیں جنہیں سوچ کر مَیں رو دیا کرتا تھا کہ ان سے نجات کیسے حاصل ہوگی، وہ سب باتیں یکے بعد دیگرے کسی تکلیف کے بغیر دُور ہوگئیں۔ اگرچہ اب تک اپنے آپ کو گندہ بشر سمجھتا ہوں مگر اس مولا کریم کی جناب میں قوی امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے حبیب کی جوتیوں کے صدقے میری مغفرت کردے گا۔

سیرۃ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17/نومبر 2005ء میں حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی سیرۃ سے چند ایمان افروز واقعات منتخب کرکے شائع کئے گئے ہیں۔

مکرم ماسٹر مولاداد صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1942ء میں مَیں میعادی بخار سے بیمار ہوگیا اور طویل علالت کے باعث میری مالی حالت بھی کمزور ہوگئی۔ مَیں نے اپنے لڑکے کو حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی خدمت میں دعا کے لئے بھیجا۔ لڑکا واپس آیا تو حضرت مولوی صاحبؓ کی طرف سے ایک بند لفافہ مجھے دیا جس میں دس روپے کے نوٹ کے ساتھ تحریر تھا ''انشاء اللہ دعا کروں گا، مبلغ دس روپے آپ کے خانگی اخراجات کیلئے ارسال ہیں۔ آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ مدد کرتا رہوں گا''۔ چنانچہ آپؓ دو سال کے طویل عرصہ تک وقتاً فوقتاً میری مالی امداد فرماتے رہے۔

حضرت مولوی صاحبؓ کی بیٹی مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ اباجی مجھے صحیح بخاری پڑھایا کرتے تھے اور ساتھ ساتھ عمل کرنے کی تلقین بھی فرماتے۔ اکثر فرماتے کہ اگر کسی سے جھگڑا ہوجائے اور تم خود کو حق پر خیال کرو تو بھی اپنی صفائی کی کوشش نہ کرو بلکہ خدا تعالیٰ سے کہو کہ ''اے خدا! مَیں نے اپنا معاملہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17/نومبر 2005ء میں شائع ہونے والی مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی نظم ''زمین کی ایک کروٹ نے'' سے انتخاب پیش ہے:

زمیں کی ایک کروٹ نے بدل ڈالے سماں سارے
زمیں کی بند مٹھی میں ہیں اب سودوزیاں سارے
پلک جھپکی تو آنکھوں نے دکھا ڈالی قیامت اِک
کسی گردش میں لگتے ہیں زمین و آسماں سارے

قیامت سی قیامت ہے مرا دل خون روتا ہے
مرے پیارے خدا! کیا ہر دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے
لہو بہتا ہے آنکھوں سے کلیجہ ہاتھ ملتا ہے
وہی کچھ کاٹتا ہے ہر کوئی جو کچھ کہ بوتا ہے؟

تیرے سپرد کیا ہے، تُو خود ہی اس کا فیصلہ کر"۔ خدا خود ہی تمہاری صفائی کردے گا۔ مَیں نے اپنی زندگی میں اس نصیحت کو بے حد مفید پایا۔

آپ مزید بیان کرتی ہیں کہ جب مَیں بالکل چھوٹی سی تھی تو اباجی مجھے اور امّی کو ساتھ لے کر اپنی پھوپھی سے ملنے گاؤں گئے۔ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے سے یہ کہتے جارہے تھے کہ گھر پہنچ کر بچی کے لئے دودھ تم ہی مانگنا۔ لیکن رات بہت دیر سے پہنچنے کے خیال سے دونوں میں سے کوئی بھی اس بات کے لئے تیار نہیں ہورہا تھا۔ ابھی گاؤں تین میل دُور تھا کہ ایک شخص ہمارے قریب سے گزرا اور پوچھا کہ کسی کو بھینس کا دودھ چاہئے؟ چنانچہ آپؓ نے دودھ خرید لیا۔

مکرم محمد حیات صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولوی صاحبؓ کا تعلق ادرحمہ سے تھا اس لئے جماعت ادرحمہ کا ہر شخص اپنا حق سمجھ کر آپؓ کے پاس آتا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر تو ساٹھ ستر افراد کے لئے خندہ پیشانی سے بستر آپ مہیا فرماتے۔ صبح کے وقت لسّی وغیرہ سے ناشتہ کراتے، کوئی بیمار ہوجاتا تو ہسپتال لے جاتے اور اُس کے لئے پرہیزی اور دودھ وغیرہ کا انتظام کرتے۔ بار بار آکر مہمانوں سے پوچھتے کہ کسی اَور چیز کی ضرورت تو نہیں؟ ایک مرتبہ اتفاق سے جلسہ کے دنوں میں عیدالفطر کی تقریب بھی آگئی۔ آپ نے بازار سے حلوائی بلاکر ساری جماعت کے لئے حلوہ تیار کروایا اور یہ محسوس نہیں ہونے دیا کہ عید پردیس میں آئی ہے۔ ایک بار ایک دوست علی محمد صاحب موچی کو بازار میں دیکھا تو انہوں نے بتایا کہ گلا خراب ہے اس لئے چائے پینے آیا ہوں۔ آپؓ اُنہیں اپنے ہمراہ واپس لائے اور ایک مٹکا چائے کا تیار کراکے مہمانوں کے لئے بھجوادیا۔ جلسہ ختم ہوتا تو آپ بٹالہ والی سڑک تک پیدل تشریف لاتے اور دعا کے ساتھ جماعت ادرحمہ کو رخصت کرتے۔ جب ریل گاڑی چلنے لگی تو آپؓ اسٹیشن پر آکر دعا کرواتے اور کئی غریب احمدیوں کو واپسی کا ٹکٹ بھی خرید کردیتے۔ اکثر ادرحمہ کے غرباء کو بلاکر اپنے پاس رکھتے اور مریضوں کو بھی بغرض علاج بلوالیتے۔

محترم ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب

اسپرانٹو زبان کو پروفیسر ڈاکٹر ضامن ہوف نے بین الاقوامی رابطہ کی غرض سے 1887ء میں رائج کیا تھا۔ اس زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ پہلی بار محترم ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب کو کرنے کی توفیق ملی۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ 21؍دسمبر 2005ء میں محترم ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب کا ذکر خیر (مرسلہ: مکرم قریشی محمد کریم صاحب) شامل اشاعت ہے۔

مشہور اطالوی مستشرق پروفیسر ڈاکٹر اطالو کیوسی صاحب انشورنس کی بین الاقوامی کمپنی جنرل انشورنس کے جرمنی میں جنرل مینیجر تھے اور آٹھ زبانوں پر دسترس رکھتے تھے۔ آپ 1969ء کے وسط میں ایک لمبی تحقیق، دعا اور استخارہ کے بعد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کا نام محمد عبدالہادی تجویز فرمایا۔

محترم ڈاکٹر صاحب پانچ چھ سال سے جرمنی کہ احمدیہ مشن سے گہرا رابطہ رکھتے تھے۔ ابتدائی دو سال آپ نے عربی سیکھنے میں صرف کئے۔ پھر ایک سال میں اسپرانٹو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مکمل کرلیا۔ اس ترجمہ کا دیباچہ حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ نے تحریر فرمایا۔ اس ترجمہ کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔ پھر محترم ڈاکٹر صاحب نے ایک تصنیف بعنوان "ہادیٔ برحق ﷺ کے پہلو میں" تصنیف فرمائی جس کا نصف حصہ آنحضور ﷺ کی سوانح پر مشتمل ہے اور بقیہ نصف میں ایک سو احادیث مع تشریح دی گئی ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب کے اسلام کی تائید میں مضامین ایک مشہور اسپرانٹو رسالہ "ببلیکل ریویو" میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ 1970ء میں آپ اسپرانٹو کی مرکزی اکیڈمی کے رکن منتخب ہوئے اور اسپرانٹو جاننے والے حلقہ میں آپ کو دعوت الی اللہ کی مؤثر توفیق ملی۔ اکیڈمی کے سالانہ اجلاسات میں کئی سال تک آپ کو اسلام کے بارہ میں مقالہ پیش کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ 24؍دسمبر 2005ء اور 25و27 ستمبر 2006ء میں مکرم محمد داؤد صاحب کے مرتب کردہ تفصیلی مضمون میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی سیرۃ کے مختلف ایمان افروز پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ذیل میں صرف وہی واقعات بیان کئے جارہے ہیں جو قبل ازیں اس کالم میں بیان نہیں ہوئے۔

☆ محترم شیخ عبدالقادر صاحب بیان فرماتے ہیں کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ جب ناظر ضیافت تھے تو مہمان کی حرکات سے اندازہ لگالیا کرتے تھے کہ اُسے کسی چیز کی ضرورت ہے، فوراً دریافت فرماتے اور ضرورت پوری فرماتے۔ کئی متموّل مہمان اپنے خادم کو ہمراہ لاتے اور اُسے بازار سے کچھ لینے کے لئے بھیجتے۔ کئی بار حضرت میر صاحبؓ نے اُس خادم سے برتن خود لے لیا اور دودھ، لسّی وغیرہ جو بھی چاہئے ہوتا کارکن سے منگوادیتے اور مہمان کو بتاتے کہ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان ہیں اس لئے بلاتکلّف اپنی ضرورت بتایا کیجئے۔

ایک بار سیالکوٹ کے ایک معزز زمیندار آئے۔ روٹی ختم ہوچکی تھی۔ اُنہوں نے آپؓ کے پاس شکایت کی تو اُسی وقت اُن کے ہمراہ لنگرخانہ تشریف لائے۔ میز پر کافی تعداد میں بچے کھچے ٹکڑے پڑے تھے۔ آپؓ نے فرمایا کہ کھانا تو موجود ہے، آیئے ہم دونوں کھائیں۔ چنانچہ آپؓ کو کھاتا دیکھ کر اُس معزز مہمان نے بھی وہی ٹکڑے سالن لے کر کھانے شروع کردیئے۔

☆ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جٹ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کئی سال حضرت میر صاحبؓ کے ساتھ جلسہ پر ڈیوٹی دینے کا موقع ملا۔ آپؓ اُس وقت تک کھانا نہ کھاتے تھے جب تک یہ رپورٹ نہ آجاتی کہ سب مہمانوں نے کھانا کھالیا ہے۔

ایک مقدمہ کے لئے ہم چند دوستوں کو آپؓ کے ہمراہ منہ اندھیرے گاڑی پر گورداسپور جانا پڑتا تھا۔ ایک بار بٹالہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ قادیان سے چار پانچ افراد معمول سے زیادہ آگئے ہیں۔ آپؓ نے اُسی وقت مجھے اُتنے ٹکٹ بٹالہ سے قادیان تک لانے کا ارشاد فرمایا۔ ٹکٹ آئے تو آپؓ نے اُنہیں پھاڑ دیا اور فرمایا کہ چونکہ یہ دوست گاڑی پر سفر کرچکے ہیں مگر سرکار کو اُس کا حق ملنا چاہئے۔

☆ محترم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی لکھتے ہیں کہ ایک بار میرے والد ایک غیراحمدی دوست کے ہمراہ قادیان گئے تو پہلی رات چار بجے کمرہ کے دروازہ پر دستک ہوئی۔ مَیں نے کھولا تو حضرت میر صاحبؓ کھڑے تھے۔ پوچھنے لگے کہ مَیں پوچھنے آیا تھا کہ جو غیراز جماعت دوست آئے ہیں، اُن کو کسی قسم کی تکلیف تو نہیں؟۔

حضرت میر صاحبؓ اپنے مہمانوں کی ضروریات کا کس قدر خیال رکھتے تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ ایک بار مجھے پوچھا کہ کل رات عشاء کی نماز پر آپ نظر نہیں آئے، کیا بات ہوگئی تھی؟

☆ محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی کا بیان ہے کہ ایک بار ایک غیراز جماعت آئے تو حضرت میر صاحبؓ نے اُن کی بہت خدمت کی۔ وہ کھانا کھاکر ایک معاند احمدیت کے پاس چلے گئے اور اُس کی مجلس میں جماعت کے خلاف بہت سب وشتم کیا۔ کسی نے آپؓ سے اس کا ذکر کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ وہ ہمارے پاس بطور مہمان آئے تھے اور ہم نے آنحضرت ﷺ کے ارشاد اور نمونہ کے ماتحت اکرام ضیف کیا ہے۔

☆ محترم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی (واقف زندگی) لکھتے ہیں کہ مَیں نے چھوٹی عمر میں احمدیت قبول کی تو چھٹی جماعت کا طالبعلم تھا۔ پھر گھر والوں کی تکالیف سے بھاگ کر قادیان پہنچ گیا۔ ایک روز مہمان خانہ میں بیٹھا اپنے رشتہ داروں کے بارہ میں سوچ رہا تھا کہ حضرت میر صاحبؓ قریب سے سلام کہہ کر گزرے۔ لیکن پھر فوراً ہی واپس آئے اور حال احوال پوچھا۔ میں نے ساری داستان سنادی۔ آپؓ نے ایک مشفق باپ کی طرح مجھے استقامت کی نصیحت کی اور ایک کارکن کو بلاکر تاکید کی کہ دیکھو! انہیں کھانے اور رہائش کی کوئی تکلیف نہ ہو۔ پھر آپؓ مجھے لے کر اپنی رہائش گاہ پہنچے۔ اندر سے ہاتھ میں کپڑوں کا ایک عمدہ جوڑا لے کر آئے اور ٹیلر ماسٹر کے پاس لے گئے اور اُنہیں کہا کہ ان کپڑوں میں کوئی اصلاح کی ضرورت ہو تو کرکے مجھے دیدیں۔

☆ مکرم میاں اللہ دتّہ صاحب سپاہی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مَیں جلسہ پر قادیان گیا۔ صبح دودھ لینے بازار گیا تو راستہ میں احمدیہ سکول کے پاس حضرت میر صاحبؓ مجھے ملے۔ آپؓ کا گلا بیٹھا ہوا تھا۔ آپؓ نے میرے سلام کا جواب دیا اور اشارہ سے مجھے ساتھ آنے کو کہا۔ مجھے سٹور میں لائے۔ چار پانچ لوٹے خود اٹھالئے اور ایک ٹوکرا مَیں نے اٹھالیا۔ پھر ہم احمدیہ سکول پہنچے اور لوٹے وہاں وضو کی جگہ پر رکھ دئے۔

☆ حضرت مرزا عبدالحق صاحب بیان فرماتے ہیں کہ گورداسپور میں اپنی اکیس سالہ ملازمت کے دوران میں ہر ہفتہ قادیان جایا کرتا تھا۔ حضرت میر صاحبؓ نے اپنی رہائش کے ساتھ والا ایک کمرہ میرے لئے مخصوص کردیا تھا۔ مَیں جونہی پہنچتا آپ فوراً چائے اور کھانے کا انتظام کرواتے۔ بعض دفعہ چائے اپنے گھر سے بھیج دیتے تاکہ سردی میں تکلیف نہ ہو۔ ایک بار بارش میں پہنچا تو اُسی وقت خادم کے ہاتھ چادر اور سلیپر بھیجے تاکہ اگر کپڑے بھیگ گئے ہوں تو بدل لوں۔

☆ مکرم مولانا محمد سلیم صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت مصلح موعودؓ کے حکم پر علاقہ بیٹ میں دعوت الی اللہ پر زور دیا گیا تو کئی مقامات پر مناظرے بھی ہوئے۔ کہنہ مشق مناظر کے طور پر حضرت میر صاحبؓ کا نام سامنے آیا تو حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ ناظر دعوت الی اللہ نے مجھے ایک دوست کے ہمراہ حضرت میر صاحبؓ کو لانے کے لئے پرائیویٹ تانگہ میں بھجوایا۔ اُس روز شدید بارش ہوئی۔ ہم رات گئے قادیان پہنچے اور اُسی وقت آپؓ سے ملاقات کی۔ آپؓ دمہ کے شدید دورہ میں مبتلا تھے چنانچہ ہم نے صرف بیمار پرسی پر اکتفا کی۔ لیکن آپؓ بھانپ گئے کہ اس بے وقت آمد کا مقصد کچھ اَور ہے۔ آپؓ کے اصرار پر جب ہم نے بتایا تو آپؓ نے فرمایا کہ اگرچہ مَیں بول نہیں سکتا لیکن ضرور ساتھ چلوں گا۔ ہم نے راستہ کی خرابی کا ذکر کیا لیکن آپؓ نے تانگہ میں ہمارے ہمراہ مناظروں کے مقام پر پہنچ کر دَم لیا۔ صدارت فرمائی اور ہمارا حوصلہ بڑھاتے رہے۔

☆ حضرت میر صاحبؓ نہایت ذہین اور حاضر جواب تھے۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک بار کسی نے پوچھا کہ حجراسود کو بوسہ دینا شرک نہیں ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ کیا آپ اپنے بچے کو بوسہ نہیں دیتے؟!

☆ حضرت قاضی ظہورالدین اکمل صاحبؓ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے کوئی جملہ بولا اور میر صاحبؓ غائب ہوگئے۔ تھوڑی دیر بعد مصفّا پانی لائے جو حضورؓ نے پیا اور فرمایا کہ میرا مطلب ایک لڑکا سمجھ گیا، دوسرے سن رسیدہ لکھے پڑھے حدیث النبیؐ کے جاننے والے نہ سمجھے۔

حضورؓ کی ہدایت پر میر صاحبؓ نے مولوی فاضل کا امتحان بھی معمولی تیاری کرکے دیدیا اور کامیابی حاصل کی۔ منطق کی تیاری میرے والد صاحب کے نوٹس پڑھ کر کی تھی۔ مَیں نے بعد میں پوچھا کہ منطق کا پرچہ کیسے حل کیا تو فرمایا کہ اپنے فہم سے چند اقوال لکھے اور پھر خود ہی اُن میں ترجیحی فیصلہ لکھ دیا۔

مَیں ایک مضمون پڑھ رہا تھا جس میں بدھ مذہب کی بڑائی ثابت کی گئی تھی۔ آپؓ نے دیکھا تو زبردستی وہ رسالہ لے گئے اور دوسرے تیسرے دن نہایت عمدہ مضمون میں اس کا جواب لکھ کر لے آئے کہ مَیں حیران رہ گیا۔ آپؓ نے کسرصلیب پر چند رسائل لکھے۔ حدوث مادہ وروح پر ایک ضخیم کتاب شائع کی۔ کئی مناظروں کو ایسا مسکت جواب ملا کہ وہ خاموش ہوگئے۔ مولوی ثناءاللہ امرتسری لکھا کرتے تھے کہ آپ لوگوں میں کوئی اگر لکھا پڑھا ہے (یعنی علم الحدیث) تو میر اسحٰق ہیں۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ 24؍جون 2006ء میں مکرم ناصر احمد سید صاحب کی ایک نظم "اشک کے نگینے" شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

انہیں زمیں سے اٹھاؤ یہ آبگینے ہیں
شکستہ لوگ نہیں ہیں یہ سب سفینے ہیں
تمام شب جو جلے ہیں نقیبِ شب بن کر
انہیں کے ہاتھ میں یہ صبح کے خزینے ہیں
سپرد جب سے کیا ہے تمہارے ہاتھوں میں
ہماری زندگی کے اَور ہی قرینے ہیں
کسی کے کام جو آئیں تو آکے لے جائے
ہمارے پاس یہی اشک کے نگینے ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
14th September 2007 – 20th September 2007

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 14th September 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:30	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 1, recorded on 3rd June 1984.
02:25	MTA Variety: A discussion on the prophecies of the Holy Prophet (saw).
03:05	Seerat-un-Nabi (saw): A seminar on Seerat-un-Nabi (saw).
04:35	Al-Maa'idah: A cookery programme.
05:30	MTA Travel: A visit to Turkey, part 1.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:40	Siraiki Service
09:30	Indonesian Service
10:30	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 2, recorded on 10th June 1984.
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:20	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:30	Friday Sermon [R]
15:45	Seerat-un-Nabi (saw): A discussion about the Holy Prophet(saw)'s love towards the Holy Qur'an.
16:30	Tilaawat [R]
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme, hosted by Muhammad Sharif. Recorded on 7th July 2007.
20:30	MTA International News Review Special
21:00	Dars-ul-Qur'an [R]
22:15	Friday Sermon [R]
23:30	Tilaawat

Saturday 15th September 2007

00:00	Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
02:05	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 2, recorded on 10th June 1984.
03:15	Tilaawat & Seerat-un-Nabi (saw)
04:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 14th September 2007.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
08:30	Friday Sermon [R]
09:45	Indonesian Service
11:00	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 3, recorded on 17th June 1984.
12:15	Dars-e-Hadith: Selected sayings of the Holy Prophet (saw) about the blessings of prayers.
12:35	Tilaawat & MTA Jamaat News
13:15	Bangla Schomprochar
14:15	Q&A Ramadhan: Ramadhan Question and Answer with Abdul Majid and Munir-ud-din Shams. Recorded on 30/10/2004.
15:20	Seerat-un-Nabi (saw): A programme about the life of the Holy Prophet (saw).
16:35	Tilaawat [R]
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme, hosted by Muhammad Sharif. Recorded on 8th September 2007.
20:30	MTA International Jama'at News
21:05	Dars-ul-Qur'an [R]
22:40	Quiz Qur'an-e-Kareem: A quiz programme based on Holy Qur'an.
23:00	Tilaawat

Sunday 16th September 2007

00:00	Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:30	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 3, recorded on 17th June 1984.
02:45	Tilaawat
02:50	Seerat-un-Nabi (saw): A programme about the life of the Holy Prophet (saw).
04:15	Dars-e-Hadith: Selected sayings of the Holy Prophet (saw) about the blessings of prayers.
04:35	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 14th September 2007.
05:40	Quiz Qur'an-e-Kareem: A quiz programme based on Holy Qur'an.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:35	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzur, recorded on 18th October 2003.
09:35	MTA Travel: A travel programme showing the monuments and fountains of the city of Rome.
09:55	Indonesian Service
11:00	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 4, recorded on 23rd June 1984.
12:30	Learning Arabic: lesson no. 17
13:00	MTA International News Review
13:35	Bangla Service
14:40	Ilmi Khitabaat: An Urdu speech delivered by Qazi Muhammad Nazir Ahmad on the occasion of Jalsa Salana Rabwah, 1957.
15:40	Seerat-un-Nabi (saw): A programme about the life of the Holy Prophet (saw).
16:35	Tilaawat [R]
18:25	Arabic Service: Mutabaat. An Arabic discussion programme about contemporary issues that arise in the media relating to Islam.
19:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 124, Recorded on 04/01/1996.
20:40	MTA International News Review
21:20	Dars-ul-Qur'an [R]
22:30	Learning Arabic: lesson no. 17 [R]
23:00	Tilaawat

Monday 17th September 2007

00:00	Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:20	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 4, recorded on 23rd June 1984.
02:30	Seerat-un-Nabi (saw): A programme about the life of the Holy Prophet (saw).
03:10	Tilaawat
03:20	Ilmi Khitabaat: An Urdu speech delivered by Qazi Muhammad Nazir Ahmad on the occasion of Jalsa Salana Rabwah, 1957.
04:20	Huzur's Tours: Huzur's tour of East Africa 2005. Programme 13.
05:25	MTA Travel: A travel programme showing the monuments and fountains of the city of Rome.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
08:35	Gulshan-e-Waqfe Nau, Khuddam class with Huzur. Recorded on 24th March 2003.
09:30	Medical Matters: A health related programme about 'Cholera'.
10:05	Indonesian Service
11:00	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 5, recorded on 24th June 1984.
12:15	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:30	Bangla Schomprochar
14:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 13th October 2006.
15:40	Seerat-un-Nabi (saw): A discussion about the Holy Prophet(saw)'s love towards the Holy Qur'an.
16:35	Tilaawat [R]
18:30	Arabic Service
19:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 125, Recorded on 09/01/1996.
20:30	MTA International Jama'at News
21:00	Dars-ul-Qur'an [R]
22:25	Medical Matters: A health related programme about 'Cholera'. [R]
23:00	Tilaawat

Tuesday 18th September 2007

00:00	Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:30	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 5, recorded on 24th June 1984.
02:40	Spotlight: A speech delivered by Sayyad Haseen Ahmad.
03:10	Tilaawat
03:30	Seerat-un-Nabi (saw): A discussion about the Holy Prophet(saw)'s love towards the Holy Qur'an.
04:20	Spotlight [R]
04:50	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 13th October 2006.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:35	Learning Arabic, lesson no. 18
08:55	MTA Variety: An English discussion on the topic of 'Our life'.
09:55	Indonesian Service
11:00	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 6, recorded on 26th June 1984.
12:15	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:15	Bangla Schomprochar
14:20	Jalsa Salana Australia 2006: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 16th April 2006 at Jalsa Salana Australia.
15:20	Learning Arabic, lesson no. 18 [R]
15:45	Seerat-un-Nabi (saw): A discussion on Holy Prophet (saw)'s love for Allah the Almighty.
16:25	Tilaawat
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:00	Dars-ul-Qur'an [R]
22:10	MTA Variety: An English discussion on the topic of 'Our life'. [R]
23:15	Tilaawat

Wednesday 19th September 2007

00:00	Dars-e-Hadith & MTA News
01:50	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 6, recorded on 26th June 1984.
03:00	Tilaawat & Seerat-un-Nabi (saw)
03:30	Seerat-un-Nabi (saw): A discussion on Holy Prophet (saw)'s love for Allah the Almighty.
04:15	Learning Arabic, lesson no. 18
05:00	Jalsa Salana Australia 2006: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 16th April 2006 at Jalsa Salana Australia.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
08:35	Children's Class with Huzur, recorded on 14th February 2004.
09:45	Indonesian Service
11:00	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 1, recorded on 25th May 1985.
12:30	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:35	Bangla Schomprochar
14:35	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 13th April 1984.
15:25	Australian Documentary: A visit to New Zealand. Part 1.
15:55	Seerat-un-Nabi (saw): A discussion on Holy Prophet (saw)'s love for Allah the Almighty.
16:25	Children's Corner: An educational programme for children.
16:55	Tilaawat [R]
18:30	Arabic Service
19:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 126, recorded on 10/01/1996.
20:35	MTA International Jamaat News
21:05	Dars-ul-Qur'an [R]
22:35	Children's Corner: An educational programme for children. [R]
23:00	Tilaawat

Thursday 20th September 2007

00:00	Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:30	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 1, recorded on 25th May 1985.
03:00	Tilaawat
03:15	Dars-e-Hadith: Selected sayings of the Holy Prophet (saw) about obedience to God.
03:40	Seerat-un-Nabi (saw): A discussion on Holy Prophet (saw)'s love for Allah the Almighty.
04:20	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 13th April 1984.
05:15	Jalsa Speeches: A speech delivered by Akhlaq Anjum Sahib about 'the Promised one for all nations of the world'. Recorded on the occasion of Jalsa Salana Germany held on 23rd August 2003.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
08:35	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzur, recorded on 30th November 2003.
09:45	Indonesian Service
10:40	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 2, recorded on 26th May 1985.
12:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:05	Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 14/09/2007.
14:10	MTA Variety: A discussion on the prophecies about the Holy Prophet (saw) in Bible.
14:35	Seerat-un-Nabi (saw): A discussion on the life and characteristics of the Holy Prophet (saw).
16:20	Tilaawat
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme, hosted by Muhammad Sharif. Recorded on 5th April 2007.
20:30	MTA News Review
21:00	Dars-ul-Qur'an [R]
22:30	MTA Variety: A discussion on the prophecies about the Holy Prophet (saw) in Bible [R]
23:00	Tilaawat

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT**

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 | Friday 07 September, 2007 | Issue No. 36

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

فرانس میں ورودِ مسعود، صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ میں ضروری ہدایات، انفرادی واجتماعی ملاقاتیں، اجتماعی بیعت، زیر تعمیر مسجد کے کام کا معائنہ

بیت النور ننسپیت میں آمد اور والہانہ استقبال۔ Dolfinarium اور ڈیلٹا پروجیکٹ کی سیر، خطبہ جمعہ، انفرادی واجتماعی ملاقاتیں، تقریب آمین، ہالینڈ سے جرمنی کے لئے روانگی اور بیت السبوح جرمنی میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

(رپورٹ مرتبہ: مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

مورخہ 18 ؍اگست 2007ء:

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج مورخہ 18 ؍اگست 2007ء کو فرانس، ہالینڈ اور جرمنی کے ممالک کو فیضیاب کرنے کے لئے سفر پر روانہ ہورہے ہیں۔ شمع خلافت کے پروانے اپنے محبوب آقا وامام کو ایک نظر دیکھنے اور الوداع کہنے کے لئے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع ہیں۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں اور سورج بھی وقفہ وقفہ سے اپنی چہرہ نمائی کروا رہا ہے۔ حضور انور گیارہ بجے اپنے عشاق کے درمیان رونق افروز ہوئے ان پر پیار کی ایک نظر فرمائی، دست مبارک ہلایا اور دعا کروائی۔ چھ گاڑیوں پر مشتمل یہ قافلہ ڈوور (Dover) کی بندرگاہ کی طرف روانہ ہوا۔

ڈوور بندرگاہ

یہ انگلستان کی بڑی بندرگاہ ہے جو کاؤنٹی کینٹ ساؤتھ ایسٹ میں واقع ہے۔ ڈوور ٹاؤن کی آبادی 28,156 ہے۔ اس بندرگاہ سے سالانہ 18 ملین مسافر سفر کرتے ہیں۔ یہ بندرگاہ اپنی سفید چٹانوں کی وجہ سے بہت مشہور ہے اور فرانس اور انگلستان کی لڑائیوں میں اہم محاذ رہی ہے۔

انگلش چینل کو ملانے والی یہ مشہور اور مصروف ترین بندرگاہ جو صدیوں سے یورپ کی تاریخ میں جنگ وجدل کا مقام رہی ہے یہ ایک عجیب تصرف الٰہی ہے کہ آج امام الزمان (جس کے آنے کا ایک مقصد تلوار کے جہاد کا خاتمہ کرنا تھا) کے خلفاء یورپ میں امن وسلامتی کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے زیادہ تر اسی بندرگاہ کو استعمال کررہے ہیں۔

12:40 پر حضور کا قافلہ ڈوور پہنچا، بادل چھٹ چکے ہیں اور دھوپ ڈوور کی سفید چٹانوں کو خوب نکھار رہی ہے۔ درجہ حرارت 24 درجہ سنٹی گریڈ ہے اور سمندر میں دھوپ منعکس ہونے کا نظارہ بڑا دلکش ہے۔ کار پارک میں حضور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے اور یہاں الوداع کہنے کے لئے ساتھ آنے والے مرکزی اور جماعت انگلستان کے عہدیداران نیز خدام الاحمدیہ اور سیکورٹی کی ڈیوٹی دینے والی ٹیموں کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

فیری پر سوار ہونے سے پہلے حضور نے امیگریشن کے تمام مراحل عام مسافر کی طرح طے کئے اور چیک ان کاؤنٹر پر وہاں کے عملہ کے ایک ممبر نے حضور انور کی شخصیت اور طرز عمل سے متاثر ہوکر حضور کے قافلہ کی دوسری گاڑی کے مسافروں سے حضور کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ اور اس بات کا اظہار کیا کہ اتنا عظیم لیڈر عام مسافر کی طرح سفر کررہا ہے انہیں تو وی آئی پی پروٹوکول ملنا چاہئے تھا۔

حضور انور P&O کی فیری میں سوار ہوئے اور لندن وقت کے مطابق فیری 2:25 پر چل کر فرانسیسی وقت کے مطابق کیلے (Calais) بندرگاہ پر لنگر انداز ہوئی۔ اس وقت یہاں کا درجہ حرارت 22 ڈگری سنٹی گریڈ ہے۔ بندرگاہ سے قریباً دس منٹ کے فاصلہ پر واقع ہالیڈے ان ہوٹل کی طرف روانگی ہوئی جہاں نماز ظہر وعصر کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہوٹل پہنچنے پر مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت فرانس، مکرم حافظ سکندر صاحب مبلغ فرانس اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پیرس مشن ہاؤس بیت السلام کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے کھانے کی انتظامیہ کو حفظان صحت کے اصولوں کے حوالے سے مفید نصائح فرمائیں۔ حضور انور گاڑی میں سوار ہونے سے قبل ہوٹل کے مین گیٹ پر قریباً پانچ منٹ تک رونق افروز ہوکر امیر صاحب فرانس سے مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔

Calais بندرگاہ

کیلے شہر انگلش چینل کے فرانسیسی ساحل پر واقع ہے۔ انگلش چینل کی مختصر ترین چوڑائی 33 کلومیٹر ہے جو انگلستان کے ساحلی شہر Dover اور فرانس کے شہر Calais کے درمیان ہے۔ دونوں بندرگاہوں کا درمیانی فاصلہ 33 کلومیٹر ہے۔ یہ راستہ دنیا کی مصروف ترین بحری گزرگاہوں میں شمار ہوتا ہے۔ ایک صاف دن میں ایک ساحل سے دوسرے ساحل کی عمارات انسانی آنکھ سے دکھائی دیتی ہیں۔ فرانسیسی لوگ اس شہر کو فرانس کا انگلش ترین شہر کہتے ہیں۔ مختلف ادوار میں اس شہر پر انگلستان اور سپین کا قبضہ رہ چکا ہے۔ نپولین کی جنگوں کے دوران یہ شہر ایک اہم محاذ جنگ تھا۔ جنگ عظیم دوئم کے دوران جرمن افواج نے اس شہر پر قبضہ کرلیا۔ اس شہر کی جغرافیائی اہمیت کے پیش نظر یہیں اپنا مقامی ہیڈکوارٹر قائم کیا۔ یہیں سے انہوں نے جنوبی انگلستان پر بین البراعظمی میزائلوں Balistic Missiles کی اولین شکل V1 راکٹ فائر کئے۔ انتہائی طویل فاصلے پر گولہ پھینکنے والی ریل گن بھی یہیں متعین تھی۔ اتحادی افواج کی اس شہر کو چھڑانے کے لئے کی گئی بمباری کے دوران یہ شہر بالکل تباہ ہوگیا اور بعد میں دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ اس شہر کا بذریعہ ریل پیرس سے فاصلہ 238 کلومیٹر ہے۔

Calais سے روانہ ہوکر حضور کا قافلہ رات کے 9:05 منٹ پر بیت السلام مشن ہاؤس پیرس پہنچا جہاں فرانس بھر سے احمدی احباب حضور کے استقبال کے لئے مشن ہاؤس کے احاطہ میں موجود تھے۔ حضور انور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو منتظرین نے اپنے محبوب آقا کا پرجوش استقبال کرتے ہوئے اَھْلًا وَسَھْلًا کہا۔ مستورات الگ احاطے میں جمع تھیں۔ حضور انور ان کے پاس بھی تشریف لے گئے۔

حضور کے راستے میں بچھائے گئے کارپٹ کے بارہ میں استفسار فرماتے ہوئے اسے ہٹانے کی ہدایت فرمائی۔ ممبران قافلہ کی رہائش، نمازوں کے مقامی اوقات کے بارہ میں معلومات حاصل کیں اور پھر حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

ذرا سی دیر بعد حضور انور مغرب وعشاء کی نمازیں کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔ مشن ہاؤس کے احاطہ میں زیر تعمیر مسجد کے محراب، منارہ اور چھت کے تعلق میں بعض تکنیکی امور پر مکرم امیر صاحب فرانس سے استفسارات فرمائے۔ اور پھر مارکی میں جہاں نمازوں کا انتظام تھا تشریف لے گئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے اپنی رہائشگاہ میں جانے سے قبل اگلے دن کے پروگرام کے بارہ میں مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری کو ہدایات سے نوازا۔

19 ؍اگست 2007ء:

فرانس میں حضور انور کے قیام کا آج دوسرا روز ہے۔ آج ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔ آج یہاں عید کا ساں ہے۔ فرانس کی دور دراز جماعتوں سے مرد وزن، بچے، بوڑھے اور نوجوان اپنے مسیحا کی مسیحائی سے فیضیاب ہونے کے لئے مشن ہاؤس بیت السلام میں جمع ہیں۔

بیت السلام مشن ہاؤس

بیت السلام مشن ہاؤس کی عمارت 1982ء میں خلافت رابعہ کے دور میں خریدی گئی تھی۔ 2003ء میں اس

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں